قرآن و حدیث کی دعاؤں پر مشتمل بہترین کتاب

حصن حصین

پیدائش سے موت تک انسانی زندگی کے تمام روزمرہ اور اہم مواقع کے لیے
مسنون دعاؤں کا مجموعہ، دعاؤں کی قبولیت کے اوقات اور مقامات، فضائل دعا،
فضائل ذکر، اسماء الحسنیٰ، حج کی دعائیں، سورتوں اور آیتوں کے فضائل، غم اور خوشی
کے مسنون اعمال مستند اور آسان تشریحات کے ساتھ

ایک ایسی کتاب جس کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا ضروری ہے

تصنیف
امام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات
۱۹۰- انارکلی لاہور ۲
فون : ۶۳۲۲۵۳ پاکستان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ
(القرآن)

كتاب
تسهيل الأدب في لسان العرب

عربی کا معلم
جدید

اوّل

مصنفہ
مولوی عبد الستار خان

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ
(القرآن)

كتاب

تسهيل الأدب في لسان العرب

یعنی

عربی کا معلّم

جدید

اوّل

Nasreen Basith

مصنّفہ

مولوی عبد الستّار خان

بیت القرآن

ناشران و تاجران قرآن مجید و دیگر اسلامی کتب

ادارہ اسلامیات [illegible] لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب "عربی کا معلم" حصہ اوّل

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
دیباچہ	٤	مشق نمبر٣	٢٥
علمائے کرام کی تقریظیں	٦	اُردو سے عربی ترجمہ	٢٦
اشارات و ہدایات	٨	اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ (وحدت وجمع)	٢٧
اصطلاحات	٩	جمع سالم ومکسر	〃
اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (کلمہ کے اقسام)	١١	مشق نمبر٤	٣١
معرفہ اور نکرہ	〃	اُردو سے عربی ترجمہ	〃
اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (حرف تعریف وتنکیر)	١٤	سوالات نمبر٢	٣٢
ہمزۃ الوصل کا تلفظ	١٥	اَلدَّرْسُ السَّادِسُ (جملہ اسمیہ)	٣٣
حروف شمسیہ وقمریہ	١٦	ضمائر مرفوعہ منفصلہ	٣٧
مشق نمبر١	١٧	مشق نمبر٥	٣٨
اُردو سے عربی	١٨	اُردو سے عربی ترجمہ	٣٩
سوالات نمبر١	١٩	اَلدَّرْسُ السَّابِعُ (مرکب اضافی)	٤٠
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (مرکبات)	٢٠	چند حروفِ جارہ	٤٣
مرکب توصیفی	〃	مشق نمبر٦	٤٤
مشق نمبر٢	٢٢	اُردو سے عربی	٤٥
اُردو سے عربی ترجمہ	٢٣	سوالات نمبر٣	٤٦
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ (تذکیر وتانیث)	〃	اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ	٤٧
مؤنث کی قسمیں	٢٤	مشق نمبر٧	٥٠

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ (جمع مکسر کے اوزان)	٥١	مشق نمبر١٢ (الف)	٨٨
مشق نمبر٨	٥٦	مشق نمبر١٢ (ب)	٨٩
اُردو سے عربی ترجمہ	٥٨	مشق نمبر١٢ (ج)	٩٠
سوالات نمبر٤	٥٩	اردو سے عربی ترجمہ	〃
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ	٥٩	چند جملوں کی ترکیب	٩١
(اسم کی اعرابی حالتیں)	٦٠	سوالات نمبر٧	٩٢
مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب	٦٢	اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ (فعل)	٩٣
مشق نمبر٩ (الف)	٦٦	ماضی معروف ومجہول	٩٤
مشق نمبر٩ (ب)	٦٧	مشق نمبر١٣ (الف)	٩٩
اردو سے عربی ترجمہ	٦٨	مشق نمبر١٣ (ب)	١٠٠
اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ	٦٩	مشق نمبر١٣ (ج)	١٠١
مرکب اضافی (سبق ۷ سے پیوستہ)	٧٠	اُردو سے عربی ترجمہ	١٠٢
ضمیر مجرور متصل	٧٢	اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ	١٠٣
مشق نمبر١٠	٧٤	فعل مضارع کی گردان	〃
اُردو سے عربی	٧٧	ضمائر منصوبہ متصلہ ومنفصلہ	١٠٥
سوالات نمبر٥	٧٨	مشق نمبر١٤ (الف)	١٠٧
اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ (اسماء اشارہ)	٧٩	مشق نمبر١٤ (ب)	١٠٨
مشق نمبر١١	٨٣	اردو سے عربی ترجمہ	〃
اردو سے عربی ترجمہ	〃	عربی میں ایک خط	١٠٩
سوالات نمبر٦	٨٤	خاتمہ کتاب (جلد اوّل)	١١١
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ	٨٥		
اسماء استفہام	٨٧		

دیباچہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَلْهَمَنَا فَهْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالتَّبْيِيْنِ وَاَنْزَلَ لِعِدَ اٰيٰتِنَا قُرْاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ـ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امّابعد: کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبینِ عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو اُن کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔ عربی تعلیم کا پُرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلباء کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ طالبِ عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کرسکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ تو محض اس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتیرے شائقینِ عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کرکے مایوس ہوچکے تھے اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کرسکتے۔ اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لئے ایک معقول نصاب ہوجائے۔ سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پاکر پریشان نہ ہوں۔ اسباق سب آجائیں گے مگر خاص مصلحت کی بناء پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصّہ ہے اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اسقدر بڑھادی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہوجاتی ہیں تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قرأۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائیگا جو اب تک زیرِ تالیف ہے۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

اس حصّہ میں صرف پندرہ ۱۵ سبق ہیں مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی

کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروجہ صرف و نحو کی متعدد کتابیں پڑھ لینے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔ اس کتاب کے ہر حصّے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصّہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لئے چوتھی جماعت کے لئے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصّے بہ آسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہرحال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات جن کے قبضہ میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخاب کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے میں علمائے کرام، معتمد جرائد و رسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں اُن کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیلِ عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اُن سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہوجائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور اُن کے مفید مشوروں کا شکر گزار ہے جزاهم الله عنی خیر الجزاء۔

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبینِ عربی کی ترغیب کا موجب ہو اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلباء
عبدالستّار خان
بھنڈی بازار ۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام
۱۳۷۱ھ

علمائے کرام، پروفیسران عربی، معتمد جرائد اور شیدایان عربی کے تبصرے

۱۔ حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی :۔ یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبینِ عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرۃ العلامہ مولانا مناظر احسن گیلانی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد :۔ جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اتارا۔

۳۔ حضرۃ العلامہ مولانا خواجہ عبدالحئی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی :۔ تجربے کے طور پر طلباء کو پہلا حصہ پڑھایا میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴۔ حضرۃ العلامہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور :۔ لغتِ عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللبیب مولانا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ :۔ ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لئے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کیساتھ وقت کی ضرورت پوری کرسکے نظر سے نہیں گزری۔ مولانا عبدالستار خان ہندوستانی طلباء اور معلمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کر دی۔ ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کیجائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولانا عبدالقدیر صدیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد :۔ اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولانا محمد عبدالواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد :۔ مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبدالقادر ایم اے سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج بمبئی :۔ کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کی ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرۃ الاستاذ مولانا غلام احمد صدر مدرس مدرسہ عربیہ جامع مسجد بمبئی :۔ ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں داخل کرلی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدرآباد :۔ میں نے کتاب عربی کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگاہ حیدرآباد :۔ عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر ہی نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۲۔ جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی :۔ عربی گرامروں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب یحییٰ پور۔ الہ آباد :۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہیگی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث۔

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پرمجیت ہائی سکول سلطان پور لودی :۔ پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولانا مولوی محمد صدیق کیرانوی :۔ خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلام عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپنے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اندور :۔ واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبار "زمیندار" لاہور :۔ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہے نصاب میں داخل کرلیں۔ ہم پنجاب کی ٹکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلباء کو اس سے مستفید ہونیکا موقع دیں۔

۱۸۔ اخبار "الجمعیۃ" دہلی :۔ "عربی کا معلم" واقعی اسم با مسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اسے داخلِ نصاب کرلیں۔

۱۹۔ رسالہ "ادبی دنیا" دہلی :۔ جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جاچکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گزری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی عبدالستار نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار "زمزم" لاہور :۔ تعلیم وتفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہوسکتا۔

اشارات

١ - مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیئے جائیں گے اس طرح :

٢ - سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

٣ - کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اسکے فقرہ کا نمبر لکھا جائیگا۔ مثلاً (سبق ٥-٢) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق میں دوسرے فقرہ میں تلاش کرو ۔

٤ - سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے ۔

ھدایات

١ - جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں ۔

٢ - ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کرکے جانچیں۔

٣ - انگریزی خوانوں کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصّہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں۔

٤ - بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں ایسے مواقع پر مستقل مزاج رہو کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کرکے مواضع مسائل پر حاوی ہوجائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتبِ درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہوجائینگے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہوجائینگے۔ تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے - مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبار پڑھیں۔ پہلے دَور میں سرسری طور پر اور دوسرے دَور میں زیادہ پختگی کے ساتھ ::

اصطلاحات

١ - حَرَكَة = زبر (َ) زیر (ِ) اور پیش (ُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں ان تینوں کو حَرَكَاتِ ثَلٰثَه کہتے ہیں۔

٢ - مُتَحَرِّك = حرکت کرنے والے حرف کو مُتَحَرِّك کہتے ہیں ۔

٣ - سُكُوْن = جزم (ْ) کو کہتے ہیں ۔

٤ - فَتْحَه یا نَصْب = زبر (َ)

٥ - كسره یا جَرّ = زیر (ِ)

٦ - ضَمَّه یا رَفْع = پیش (ُ)

٧ - تَنْوِيْن = دو زبر (ً) دو زیر (ٍ) دو پیش (ٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں

٨ - نون تنوین = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُ سے نون تنوین کہتے ہیں : اً = اَنْ، اٍ = اِنْ، اٌ = اُنْ ۔

٩ - مفتوح = وہ حرف جس پر زبر ہو : كَتِفٌ میں ك ۔

١٠ - مَكْسُوْر = وہ حرف جس کو زیر ہو : كَتِفٌ میں ت

١١ - مَضْمُوْم = وہ حرف جس پر پیش ہو : كَتِفٌ میں ف

١٢ - سَاكِن یا مَجْزُوْم = وہ حرف جس پر جزم ہو : وَرْدٌ میں ر ۔

١٣ - مُشَدَّد = وہ حرف جس پر تشدید (ّ) ہو : مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم ۔

١٤ - تَعْرِيْف = کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم معرفہ ہونا۔

١٥ - تنكير = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا ۔

١٦ - لام تعریف = "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے : اَلْكِتَابُ میں اَلْ ۔

١٧ - مُعَرَّف بِاللَّام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو : اَلْكِتَابُ ۔

۱۸۔ وحدت = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفرد کہیں گے : رَجُلٌ (ایک مرد)

۱۹۔ تَثنِیَہ = کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی یا تثنیہ کہتے ہیں۔

۲۰۔ جَمع = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جمع یا مجموع کہتے ہیں۔

۲۱۔ اسم جمع : وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مُفرَد ہو، مگر ایک جماعت پر بولا جائے : قَوْمٌ (قوم) رَهطٌ (گروہ۔ جماعت)

۲۲۔ تَذکِیر = کسی اسم کو مُذَکَّر بنانا یا کسی اسم کا مُذَکَّر ہونا۔

۲۳۔ تانِیث = کسی اسم کو مؤنّث بنانا یا کسی اسم کا مؤنّث ہونا۔

۲۴۔ حروفِ تہجّی = الف با کے کُل حروف کو حروفِ تہجّی کہتے ہیں۔

۲۵۔ حروفِ علّت = ا، و، ی، حروفِ علّت ہیں۔ vowels

۲۶۔ حروفِ صحیح = حروفِ علّت کے سوا بقیہ حروفِ تہجّی کو حروفِ صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ هَمزَہ = ایک همزہ (ء) تو وہی ہے جو حروفِ تہجّی کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو متحرّک ہو : (اَ۔ اِ۔ اُ) یا جزم والا ہو : رَأسٌ میں الف) همزہ کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرّک پر بعض اوقات حرف همزہ (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

هَمزَةُ الْوَصْل = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے۔ اَلْکِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْکِتَاب میں۔

همزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا معلّم حصّہ اوّل

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اُردو یا فارسی کی صرف و نحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا۔ انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

۱۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَۃ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ اِسم، فِعْل اور حَرْف۔

اِسْم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ بتلانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جاتے: رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا) طَیِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) اَنَا (میں)۔

فِعْل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جاتے۔ اور تین زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جاتے، ضَرَبَ (اُس نے مارا) ذَهَبَ (وہ گیا) یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)۔

[1] اگر کام کا کرنا سمجھا جاتے مگر زمانہ نہیں سمجھا جاتے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مار) اسم ہے۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں، مِنْ (سے)، عَلٰی (پر)، فِیْ (میں)، اِلٰی (تک۔طرف)، ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اِسْم کی قسمیں

۲۔ اِسْم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَكِرَہ (۲) مَعْرِفَہ۔

نَكِرَہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے۔ رَجُلٌ (مرد) اس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَيِّبٌ (اچھا) اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے۔ زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم مَعْرِفَہ کی قسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:۔

(۱) اسم عَلَم، زَيْدٌ، حَامِدٌ وغیرہ۔

(۲) اسم ضمیر، هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ۔

(۳) اسم اشارہ، هٰذَا (یہ) ذَالِكَ (وہ) وغیرہ۔

(۴) اسم موصول، اَلَّذِيْ (جو ایک مرد) اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)۔

(۵) وہ اسم جو مُنادٰی ہو، يَا رَجُلُ (اے مرد) يَا وَلَدُ (اے لڑکے)

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام (دیکھو اصطلاح ۱۴) ہو، اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) كِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب) كِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ:۔ ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ ان کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہے۔ اِنْسَان (انسان) فَرَس (گھوڑا) حَجَر (پتھر)۔

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتلائے: حَسَن (خوبصورت) قَبِيْح (بدصورت)۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱. عربی میں اسم نکرہ پر عمومًا تنوین (دیکھو اصطلاح ۸) پڑھی جاتی ہے اس حالت میں اس تنوین کو حرف تنکیر[1] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے، رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے، مُحَمَّدٌ عَمْرٌو۔ زَيْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲. اَلْ عربی کا حرف[2] تعریف ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اسے مُعَرَّف باللام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔

---

[1]۔ جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔ [2] جیسے انگریزی میں THE ہے۔

۴. معرّف باللام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لا میں ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے هَمْزَةُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح ۲۵) کہتے ہیں لفظ سے ساقط ہو جائیگا، بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ اَلْبَيْتِ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ لام تعریف کے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عمومًا زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے، عَنْ کو عَنِ الْبَيْتِ (گھر سے) اور مِنْ کو مِنَ الْبَيْتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵ ۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف بِاللّام کے ماقبل ہو تو نونِ تنوین (دیکھو اصطلاح ۵) کو کسرہ ـِ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں، زَيْدٌ (= زَيْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَيْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)

تنبیہ ۳۔ اِبْنٌ (لڑکا) اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی همزة الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَا اسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَيْدُ نِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُنِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو: اَلِابْنُ کو اَلِابْنُ (= اَلِبْنُ) اَلِاسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا

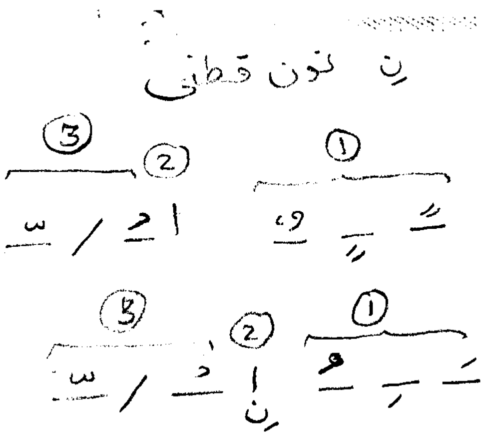

خیال کم رکھا جاتا ہے

۶- اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدغم ہو جاتا ہے یعنی تلفظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروف شمسیہ یہ ہیں:۔ ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ ان کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۴- ذیل کے اسموں پر حرف تعریف لگا کر بھی تلفظ کرو۔

اِنْسَانٌ	آدمی	ذَنْبٌ	گناہ
بَيْتٌ	گھر	رَسُوْلٌ	پیغمبر
تَمْرٌ	کھجور	زَكٰوةٌ	زکوٰۃ
ثَمَرٌ	پھل	سَهْلٌ	آسان
جَاهِلٌ	جاہل۔ بے علم	شَيْءٌ	چیز
حَسَنٌ	اچھا۔ خوبصورت	صَلٰوةٌ	نماز
خُبْزٌ	روٹی	ضَوْءٌ	روشنی۔ چمک
دَرْسٌ	سبق	طَيِّبٌ	اچھا۔ پاک
ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	مَاءٌ	پانی
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	نَهَارٌ	دن
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	وَلَدٌ	لڑکا
فَاسِقٌ	بدکار	هِرٌّ	بلا
قَبِيْحٌ	بڑا۔ بدصورت	يَوْمٌ	دن
كَرِيْمٌ	بزرگ۔ سخی	وَ	اور
لَبَنٌ	دودھ	اَوْ	یا

مشق نمبر ۱

تنبیہ ۵- بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو۔ اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْتْ، اَلزَّكٰوةُ کو اَلزَّكٰوةْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کر لیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنْ۔

سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱) اَلْبَيْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ
(۵) صَالِحٌ اَوْ فَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ
(۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ
(۱۱) دَرْسٌ وَكِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ (۱۳) جَمَلٌ وَفَرَسٌ

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۶۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" یا "کچھ" نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا۔ (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالم۔ (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت (۱۲) ایک بلا اور ایک لڑکا۔ (۱۳) چاند اور سورج (۱۴) اُونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

(۴) زمانے کتنے ہیں؟

(۵) الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو۔

هُوَ، مِنْ، ضَرَبَ، يَذْهَبُ بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرَسُ، إِلىٰ، سَمُعَ (سننا)

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:۔

زَيْدٌ، مَكَّةُ، بَلَدٌ، رَ... اَلطَّيِّبُ، نَحْنُ (ہم) اَلْ... حَسَنٌ، قَبِيحٌ، هٰذَا...

(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

(۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۱۴) تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جاتا ہے؟

(۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکبات

۱ ۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّبْ ۔

۲ ۔ مُرَکَّبْ دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ناقص اور تامّ ۔

(۱) مرکب ناقص وہ ہے جس کے سننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جاتے نہ خواہش ۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو : رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب) ۔

(۲) مُرَکَّبْ تامّ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آجاتے ۔ اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوتی کہ فلاں شخص اچھا ہے ۔ خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا ۔ رَبِّ ارْزُقْنِيْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوتی ۔ مرکبِ تام کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں ۔

۳ ۔ مرکب ناقص کتنی قسم کا ہوتا ہے ۔ توصیفی ۔ اضافی ۔ عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے ۔ باقی مرکبات ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا ۔

مُرَکَّبْ تَوْصِیْفِی

۴ ۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتاتے وہ مرکب تو[صیفی ہے] ، رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) ۔ دیکھو اس مثال میں لفظ [صالح] لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے ۔

۵ ۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱ ۔ ۴) ہوتا اور دوسرا اسم صفت ۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُل اسم ذات ہے صالح اسمِ صفت ۔

۶ ۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت [کہتے] ہیں ۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے ۔

۷ ۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَ[الِحٌ] اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں ۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں

۸ ۔ جو[۱] اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی ۔

۹ ۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کر[تے ہیں]

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	کَبِیْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر ۔ دریا	عَمِیْقٌ	گہرا
بِطِّیْخٌ	تربوز ۔ خربوزہ	سَرْدِیٌّ	مکمّل

[۱] اسکی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی ۔

تُفَّاحٌ	سیب	جَیِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	آراستہ شاہراہ	عَرِیْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔حویلی	مَشِیْدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِیْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِیْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِیْمٌ	بزرگی والا۔بڑا شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا۔نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِیْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	اَحْمَرُ	(بغیر تنوین کے) سرخ

تنبیہ:۔ اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کرسکتے ہو۔

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِیْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْکَرِیْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِیْمٌ (۴) اَلْبَیْتُ الصَّغِیْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِیْفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ (۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَالِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَابٌّ[1]

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

طَیِّبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ (۱۲) مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ (۱۳) غَفُوْرٌ (۱۴) ذَنْبٌ عَظِیْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِیْحٌ (۱۶) اَلْجُبْنُ ... (۱۷) خُبْزٌ جَیِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْ... (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّیْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت ... (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف ک... والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھ... (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر۔ (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَکَّر (۲) مُؤَنَّث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔ اسم مذکر کے آخر میں ۃ (علامت تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو

ہو جاتا ہے۔ جیساکہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہوگیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔ لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ـى) یا الف ممدودہ (ـَ اء) تأنیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنىٰ (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب و تاب والی)۔ (فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں)۔

(الف) جو اسم کسی عورت (مونث) پر بولا جائے، اُمٌّ (ماں) عَرُوسٌ (دلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان)۔

(ب) ملکوں کے نام، مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملک مصر) اَلشَّامُ (ملک شام) اَلرُّوْمُ (ملک روم)۔

(ج) ان اعضاء کے نام جو جُفت جُفت ہیں: يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان) عَيْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں[1]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں۔

---

* [1] تمام حروف تہجی کے نام بھی (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، ثَاءٌ، جِيمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سُ
حَرْبٌ	لڑائی	رِيحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ة ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہے اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں، طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام) خَلِيفَةٌ (مسلمانوں کا بادشاہ)[1] عَلَّامَةٌ (بہت بڑا)۔

۶۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ (بغیر تنوین کے)	خاص نام ع
اَلْحَكِيمُ	حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا	اَلْقُرْآنُ	قرآن (شریف)
شَدِيدٌ	سخت	قَصِيرٌ	کوتاہ
صَادِقٌ	سچا	قَلْبٌ	دل
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
طَوِيلٌ	لمبا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکاتی ہوئی
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	نَهْرٌ	نہر۔ ندی
فَرِيضَةٌ	فرض۔ ضروری کام		

---

[1] مونث کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ
(۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ
وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ
صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُنِ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ
(۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ
(۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى (۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ
(۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِيْدُنِ الْعَلَّامَةُ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوۃ - (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) بدصورت دُلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تُند ہوا (۱۲) دراز ندی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ لمحہ (۱۵) ایک اطمینان والا دل (۱۶) محمد جو نیک ہے (۱۷) بہت علم والی فاطمہ۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت و جمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد یا مفرد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے

۲۔ واحد کے آخر میں ـَانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) یا (حالتِ نصبی و جری میں۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) بڑھانے سے تثنیہ ہے: مَلِكٌ (ایک پادشاہ) مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو پادشاہ)۔ ا مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ۔

تنبیہ ۱ :- صرف و نحو کی مروجہ کتابوں میں ـَانِ اور ـَيْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لیے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

ـَانِ اور ـَيْنِ کے تلفظ کے لیے عارضی طور پر زبر کے

لہ بخلاف انگریزی و فارسی وغیرہ کے کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر اَنِ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفظ کر لیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسّر [اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ۔ توڑی ہوئی جمع]۔

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـیْنَ (حالت نصبی و جرّی میں) بڑھائیں۔ مُسْلِمٌ ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) مؤنث جس کے آخر میں ـَاتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَاتٍ (حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھایا جاتے۔ مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی[1] ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیتے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات میں تغیّر و تبدل ہو جاتا ہے۔ نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِیْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔ خَشَبٌ

[1] مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔

(لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ جمع مکسّر کا مفصل بیان سبق

تنبیہ ۳۔ بعض اسمائے مونث کی جمع سالم مذکر بھی آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آ نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنـ

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جـ جاتے ہیں۔ ان کے واحد کے لیے بھی کوئی تلفظ نہیں ہوتا۔ اس ـ جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم) رَهْـ جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمُهُـ

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ اعراب، تعـ اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ـ بھی یاد رکھو کہ وحدت۔ تثنیہ و جمع میں بھی صفت کو اپنے موصو ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے۔) لیکن جبکہ موصوف غیر[1] عاقل کی جمع ہو (خواہ مذکر

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلا میں ـ مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

مؤنث، تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

اَلْآتِي	آئندہ۔ آنے والا	زَعْلَانٌ	ناخوش۔ ناراض
اٰيَةٌ	نشان۔ قرآن کی آیت	شَهْرٌ	مہینہ
بَيِّنَةٌ	ظاہر۔ کھلی ہوئی	كَسْلَانٌ	تھکا ماندہ
اَلْجَارِي	رواں۔ بہنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْمَاضِي	گذشتہ	لَامِعٌ	چمکدار
حَارَةٌ	محلہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
خَادِمٌ	خدمتگار۔ نوکر	مُجْتَهِدٌ	محنتی۔ چست
خَبَّازٌ	نانبائی	مُسَنَّدَةٌ	سہارا لگائے ہوئے
خَيَّاطٌ	درزی	مَشْغُوْلٌ	مشغول۔ مصروف
تَعْبَانُ	تھکا ماندہ	مُظْلِمٌ	اندھیرا۔ اندھیرا کرنیوالا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا۔ اُستاد	نَجَّارٌ	بڑھئی
مُنِيْرٌ	روشن۔ روشن کرنیوالا		

مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّ
الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِ
(۶) قَمَرٌ مُنِيْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ (۸) اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَ
(۹) اَلسَّنَةَ الْمَاضِيَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَ
(۱۲) حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ[1] (۱۳) خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ (۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّا
(۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۷) اَلسَّنُوْنَ
اَلْاٰتِيَةُ[1] (۱۸) اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ[5] (۱۹) اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَا
وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَيْدُنِ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرُوْنِ الْمُبْ
(۲۲) اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ* (۲۳) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت ورزنیں (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سست درزی (۹) بہتی نہریں (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گزرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم۔

---

[1] سے [5] تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اسکی صفت واحد مؤنث ہے
* موصوف غیر عاقل کی جمع اور اسکی صفت بھی جمع ہے۔

سوالات نمبر ۲

(۱) مرکب کسے کہتے ہیں؟

(۲) مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اسکے ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیئے اور مستثنیٰ صورتیں کون کون سی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

(۵) علامت تانیث کیا ہے؟

(۶) کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں؟

(۷) علامت تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟

(۸) تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۹) جمع مکسر کسے کہتے ہیں اور اسکے بنانے کا کیا قاعدہ ہے۔

(۱۰) نَهْرٌ۔ رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسر کیا ہوگی؟

(۱۱) سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

(۱۲) اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) ذیل میں لکھے ہوتے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ:۔ قَمَرٌ۔ شَمْسٌ۔ عِنَبٌ (انگور)۔ لَبَنٌ۔ عَسَلٌ (شہد) حَرْبٌ۔ اَرْضٌ۔ بِنْتَانِ۔ رِجَالٌ۔ سُوْقٌ۔ كُتُبٌ۔ اَيَّامٌ حُلْوٌ صَالِحٌ۔ نَافِعٌ۔ مُنِيْرٌ۔ مُدَوَّرٌ (گول) مَاضِيَةٌ۔ جَارِيَةٌ

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۲-۳) اب بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے، اِسْمِيَّة اور فِعْلِيَّة۔

جملۂ اسمیہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جز اسم ہو، زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جملۂ فعلیہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جز فعل ہو، حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیہ کا بیان سبق ۱۲ میں ہوگا۔

جملۂ اسمیہ میں عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں زَيْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ۔

تنبیہ ۱- جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف وتنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثالِ مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)، یا

دوسرے جزء حَسَنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَیْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزء ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)۔ یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جاتی ہے، اَلرَّجُلُ ھُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے)، اَلرِّجَالُ ھُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں)۔ اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۲۔ جیسا کہ فارسی میں "است - اند" وغیرہ اور اردو میں "ہے، ہیں" وغیرہ کلمات ربط ہیں۔ اسی طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں "زید عالم ہے"۔

۳۔ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالت رفع میں) ہوتے ہیں۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت تثنیہ وجمع اور تذکیر

[1] جیسے اسم علم اور ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکب۔ مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں:

اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ حَاضِرٌ (اچھا مرد ہے) مبتدا مرکب توصیفی۔ زَیْدٌ رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی

۸۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَیْسَ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جر دیتے ہیں۔ اس بِ کے کچھ معنی نہیں لیے جاتے، مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)، لَیْسَ زَیْدٌ بِرَجُلٍ قَبِیْحٍ (زید برا مرد نہیں ہے)۔

۹۔ جملہ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع رہتی ہے اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَۃٌ (بیشک زمین گول ہے)۔

تنبیہ ۴۔ کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اس پر ھَلْ یا اَ لگا دو۔ اَزَیْدٌ عَالِمٌ[1]؟ ھَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ[2]

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

اَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بلٰی	ہاں کیوں نہیں
بَقَرٌ	(اسم جنس) گائے۔ بیل	جَدِیْدٌ	نیا

[1] کیا زید عالم ہے [2] کیا مرد عالم ہے۔

تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مونث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا واحد مذکر عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	" تثنیہ " "
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	" جمع " "
اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	" واحد مؤنث "
اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	" تثنیہ " "
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	" جمع " "
اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تند ہے	" واحد " غیر عاقل
اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	" تثنیہ " "
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائیں تند ہیں	" جمع " "

تنبیہ ۳ - مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزو کو مُعَرَّف باللام کردیں یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

۶ - اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مونث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائے گا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی جیسے اَلْاِبْنُ وَالْاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

جِدًّا	بہت ہی	قَدِيْمٌ	پرانا
جَالِسٌ - قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا	كَلْبٌ	کتا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	مَشْهُوْرٌ مَعْرُوْفٌ	مشہور
شَاةٌ	بکری	مُؤْمِنٌ	ایماندار مسلمان
فِيْلٌ	ہاتھی	نَعَمْ	ہاں - جی ہاں
قَائِمٌ	کھڑا	ضَخْمٌ	بڑی جسامت

ضمائر مرفوعہ منفصلہ

	*	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	" (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	" (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ ۵ - یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کر لیا گیا (دیکھو سبق ۶-۴) اور چونکہ تلفظ میں

* یہ گردان اوپر سے نیچے پڑھو۔

یں مستقل ہیں اس لیے منفصل کہلاتی ہیں۔
یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ:۔ بولتے وقت جملے کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ا میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

(۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ	(۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ
(۳) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ ؟	نَعَمْ هُوَ قَائِمٌ
(۴) هَلِ الْاِبْنَةُ قَائِمَةٌ ؟	لَا۔ هِيَ جَالِسَةٌ
(۵) اَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ ؟	هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ
(۶) اَطَرَفَةُ شَاعِرٌ ؟	نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ
(۷) هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ ؟	مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ
(۸) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟	نَعَمْ۔ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ
(۹) اَاَنْتَ يُوْسُفُ لَعَلَّامَةٌ ؟	اَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ
(۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ ؟	لَا۔ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ
(۱۱) هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ ؟	نَعَمْ۔ هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ
(۱۲) اَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ ؟	بَلٰى۔ اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا

(۱۳) اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ (۱۴) اِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِ

(۱۵) اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ (۱۶) اِ
الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ۔

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب سے پر کرو۔

اَلدَّارُ -----	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ -----
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِـ ----	------ كَسْلَانَةٌ
هَلِ النَّجَّارُ ------	اَنَا ------
نَعَمْ هُوَ -----	هُمَا ------
هَلْ ---- كَسْلَانٌ ؟	هَلِ الْاِبْنَةُ ---- اَمْ ----
اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِـ ---- ؟	اَلشَّاةُ ---- وَالْكَلْبُ ----
بَلٰى ---- حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ ---- وَالْخَيَّاطَةُ ----
اَلْفِيْلُ ---- ضَخْمٌ	اَهٰذَا الْوَلَدُ ---- اَمْ ----
اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ ----	اِنَّ ---- مُجْتَهِدٌ
اَلْاِبْنَتَانِ ----	اِنَّ ---- كَسْلَانَتَانِ
	اِنَّ ---- مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا لڑکا کھڑا ہے ؟ نہیں وہ بیٹھا ہے۔

(٢) کیا لڑکی بیٹھی ہے؟	نہیں وہ کھڑی ہے
(٣) کیا دو لڑکے حاضر ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں حاضر ہیں۔
(٤) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں۔
(٥) کیا عورتیں سچی ہیں؟	جی ہاں! وہ سچی ہیں۔
(٦) کیا معلم غائب ہے؟	نہیں! معلم حاضر ہے۔
(٧) کیا وہ (جمع) پڑھتی ہیں؟	نہیں! وہ درزی ہے۔
(٨) کیا وہ یوسف ہے؟	جی ہاں! وہ یوسف ہے۔
(٩) کیا تو محمود ہے؟	نہیں! میں حامد ہوں۔
(١٠) کیا مکان پرانا ہے؟	نہیں! مکان نیا ہے۔
(١١) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟	نہیں وہ استانیاں ہیں۔
(١٢) تم عالم ہو یا جاہل؟	ہم جاہل نہیں ہیں۔
(١٣) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟	کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے۔
(١٤) کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟	کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکبِ اضافی

١۔ جس مرکب میں دونوں جزو اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکبِ اضافی کہتے ہیں مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) خَاتَمُ فِضَّةٍ

(چاندی کی انگوٹھی) مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)۔

٢۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْإِضَافَةُ) ہے

٣۔ مرکبِ اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

٤۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین مُضَافٌ اِلَیْهِ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔

٥۔ مُضَافٌ اِلَیْهِ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

٦۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیه سے پہلے آتا ہے۔

٧۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہے (سبق ٣-٨) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر۔

٨۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیه ہوتے ہیں بَابُ بَیْتِ الْأَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ)، بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ)۔

مگر درمیانی مضاف الیه اپنے مابعد کے مضاف ہوا کر(تے ہیں) اس لیے ان پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

٩۔ پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف

ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے: غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ میں لفظ غلام بھی معرفہ ہو گیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے: غُلَامُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام) اس مثال میں "الصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ (مضاف کی صفت)	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ (مضاف الیہ کی صفت)
مرد کا نیک لڑکا	نیک مرد کا لڑکا
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ (مضاف کی صفت)	بِنْتُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ (مضاف الیہ کی صفت)
مرد کی نیک لڑکی	نیک عورت کی لڑکی

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

أَسَدٌ	شیر	أَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
إِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	أَلَا	سنو۔ آگاہ ہو جاؤ

حِكْمَةٌ	دانائی	طِيْبٌ	خوش
حَمْدٌ	تعریف	ظِلٌّ	سا
ذَاهِبٌ	جانے والا	قَدِيْرٌ	بہت
رَأْسٌ	سر	كُلٌّ	ہر ایک
رَحْمٰنُ (بغیر تنوین کے)	بہت ہی رحم کرنیوالا	كُلُّ شَيْءٍ	ہر
رَحِيْمٌ	بہت مہربان	لَحْمٌ	گوشت
رَجِيْمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	مَا (موصولہ)	جو کچھ
زَوْجٌ	شوہر	مَخَافَةٌ	خوف
زَوْجَةٌ	بیوی	مِرْآةٌ	آئینہ
سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصہ	مِلْحٌ	نمک
سُلْطَانٌ	بادشاہ۔ غلبہ	نِسْيَانٌ	بھولنا
سَمَاءٌ (جمع سَمٰوَاتٌ)	آسمان	وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں۔
طَلَبٌ	طلب کرنا۔		

چند حروفِ جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اسے جرّ (زیر) ...
بِ = ساتھ۔ سے۔ میں۔ کو مثلاً بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قل...

فِيْ = میں	فِيْ بَيْتٍ (گھر میں)	فِي الْبُسْتَانِ (باغ...
عَلٰى = پر	عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر)	عَلَى الْعَرْشِ (عرش...

مِنْ = سے　　　　مثلاً مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)

اِلٰی = طرف۔تک　　　„ اِلٰی بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَۃِ (کوفہ تک)

لِ = کے واسطے۔کو۔کے　　„ لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید کو کہا)

کَ = مانند۔جیسا　　　„ کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

عَنْ = سے۔کی طرف سے　„ عَنْ زَیْدٍ (زید سے۔ زید کی طرف سے)

مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاۃِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) اِطَاعَۃُ الْوَالِدَیْنِ (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲) (۶) بَیْتُ اللّٰہِ (۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۸) فِی السُّوْقِ وَالْبَیْتِ (۹) اِلَی الْمَسْجِدِ (۱۰) کَالْفَرَسِ (۱۱) بِالْمَلَمِ وَالْمِلْحِ (۱۲) لِلْعَرُوْسِ (۱۳) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا) (۱۴) مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ (۱۵) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاۃِ طَیِّبَانِ (۱۶) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۱۷) اَلطِّیْبُ لِلْعَرُوْسِ (۱۸) نَحْنُ ذَاھِبُوْنَ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (۱۹) اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِیِّ (۲۰) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ[1] (۲۱) سَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ (۲۲) اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ (۲۳) رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ (۲۴) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ (۲۵) طَلَبُ

[1] سے ۵ تک حدیثیں ہیں۔

الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ (۲۶) لَیْسَ الْکَلْبُ کَالْاَسَدِ (۲۷) لَیْسَ الْمَالُ لِزَیْدٍ (۲۸) فَاطِمَۃُ رض بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ھِیَ زَوْجَۃُ عَلِیٍّ رض وَالْحَسَنُ رض وَالْحُسَیْنُ رض اِبْنَاہ (۲۹) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (۳۰) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۳۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۳۲) وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (۳۳) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ (۳۴) اَلَا اِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گلّے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر میں (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسولؐ کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا حاسد ہے (۱۲) وہ گھر جا رہے ہیں (۱۳) ہم مسجد میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسولؐ کی فرمانبرداری اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ [عَائِشَۃُ] بنت ابی بکرؓ محمدؐ رسول اللہ کی بیوی ہیں (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غصہ ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا [برابر] نہیں ہے (۲۰) خوشبو لڑکے کے لیے نہیں ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

سوالات نمبر ۳

(۱) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق کیا ہے؟

(۲) جملۂ اسمیہ اور مرکب توصیفی کا فرق بتاؤ۔

(۳) جملۂ اسمیہ کے کتنے جزو ہوتے ہیں اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) مبتدا اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟

(۵) عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟

(۶) مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہئے؟

(۷) اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

(۸) لفظ اِنَّ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(۹) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر لگا کر پڑھو۔

(۱۰) جملہ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟

(۱۱) ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کرو۔

(۱۲) ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۱۳) أنَا کا تلفظ کس طرح کرو گے؟

(۱۴) مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیہ بناؤ؟

(۱۵) مرکب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو۔

(۱۶) مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

(۱۷) مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

(۱۸) حروف جارّہ کا اسم پر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱ - عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اس وقت اسم اور فعل میں پانچ زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں[1]۔

تنبیہ ۱۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جاتے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جاتے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واو زائد ہیں۔

۲ - جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثُلاثی کہلاتے ہیں۔

---

[1] لیکن سب مل ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

فَرَسٌ ۔ ضَرَبَ چار ہوں تو رُباعی، فِلْفِلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا اس نے) پانچ ہوں تو خُماسی، سَفَرْجَلٌ ۔

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں۔ کِبْرٌ (بڑائی) ثلاثی مجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثلاثی مزید فیہ ہے۔ کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

— تنبیہ ۲۔ افعال، اسماءِ مشتقہ[1] اور مصادر کا مجرّد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروف زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرّد سمجھے جائینگے۔ نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل ناصِرٌ۔ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَةٌ بھی ثلاثی مجرّد کہے جاتیں گے گو ان میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروف زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہے گا، رَجُلٌ ثلاثی مجرّد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرّد

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ۔

ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اس نے تعظیم کی) ثلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور ان کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لیے ف۔ ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً

قَلَمٌ كَتِفٌ[1] عَضُدٌ[2] كَذُبٌ[3]

فَعَلٌ فَعِلٌ فَعُلٌ فَعُلٌ

کلمہ موزون (جس کا وزن نکالا جاتے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق) جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م)۔

جب لفظ رباعي کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسي میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

[1] کاندھا [2] بازو [3] خاص نام۔

۴ ۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں تو ف ۔ ع اور ل رکھے جائیں گے ۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے ۔

كِبْرٌ كَبِيْرٌ أَكْبَرُ تَكْبِيْرٌ

فِعْلٌ فَعِيْلٌ أَفْعَلُ تَفْعِيْلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دُھرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دھرا لیتے ہیں؛ كَبَّرَ (= كَبْ بر) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد ۔ قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیئے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے ۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے ۔ اسکا وزن اِفْعَلَّ کہا جائیگا

۵ ۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے ۔

مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو

رَجُلٌ ۔ شَرَفٌ (بزرگی) شَرِيْفٌ (بزرگ) أَشْرَافٌ (جمع شَرِيْفٌ کی) مَلِكٌ مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی) رَحْمٌ (مہربانی) رَحِيْمٌ ۔ رَحْمٰنُ ۔ كَرَمٌ (بزرگی، سخاوت) كَرِيْمٌ ۔ كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی) عِلْمٌ (جاننا) عَالِمٌ ۔ عُلَمَاءُ ۔ عَالِمُوْنَ ۔ عَقْرَبٌ (بچھو) غَضَنْفَرٌ (شیر) عَلَّامَةٌ ۔ عَلَّمَ ۔ تَعْلِيْمٌ ۔ تَكَبُّرٌ ۔ مُتَكَبِّرٌ ۔ إِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مکسّر

۱ ۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے محض اہلِ زبان سے سن لینے پر موقوف ہے ۔ اس لیے ہم ذیل میں جمع مکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں ۔

الف] أَفْعَالٌ، أَوْلَادٌ ۔ جمع وَلَدٌ کی ۔ أَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی ۔ اسی طرح شَرِيْفٌ ۔ مَطَرٌ[1] ۔ وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے ۔

ب] فُعُوْلٌ، مُلُوْكٌ جمع مَلِكٌ کی ۔ أُسُوْدٌ جمع أَسَدٌ کی ۔ حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقَقٌ) کی ۔ اسی طرح شَاهِدٌ[2] ۔ قَلْبٌ[3] ۔ جُنْدٌ[4] وَجْهٌ[5] وغیرہ کی ۔

ج] فِعَالٌ، كِلَابٌ جمع كَلْبٌ کی ۔ ثِيَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[7] کی ۔ اسی طرح رُمْحٌ[8] ۔ رَجُلٌ ۔ كَبِيْرٌ ۔ صَغِيْرٌ ۔ بَلَدٌ[9] کی ۔

د] فُعُلٌ ۔ كُتُبٌ جمع كِتَابٌ کی ۔ مُدُنٌ جمع مَدِيْنَةٌ[9] کی ۔ اسی طرح سَفِيْنَةٌ[10] ۔ صَحِيْفَةٌ[11] ۔ طَرِيْقَةٌ[12] ۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی ۔

ھ] أَفْعُلٌ، أَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ[13] کی ۔ أَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی ۔

---

[1] بارش [2] گواہ [3] دل [4] لشکر [5] منہ ۔ صورت [6] کپڑا [7] نیزہ [8] شہر [9] کشتی [10] چھوٹی کتاب [11] راستہ [12] مہینہ ۔

اسی طرح نذر ۔ بحر ۔ نفس ۔ عین وغیرہ کی ۔

و] فُعَلَاءُ ۔ وُزَرَاءُ جمع وَزِیْرٌ کی ۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِیْرٌ کی ۔ اسی طرح شَاعِرٌ ۔ عَالِمٌ ۔ سَفِیْہٌ ۔ اَمِیْنٌ ۔ وَکِیْلٌ ۔ اَسِیْرٌ وغیرہ کی ۔

ز] اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں ۔ اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ کی ۔ اَنْبِیَاءُ جمع نَبِیٌّ کی ۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِیْبٌ کی ۔ اسی طرح قَرِیْبٌ غَنِیٌّ ۔ وَلِیٌّ وغیرہ کی ۔

ح] فُعْلَانٌ ۔ فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ کی ۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی ۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِیْبٌ کی ۔

ط] فَعَالِلُ : عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ کی ۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَۃٌ کی ۔ اسی طرح کَوْکَبٌ ۔ جَوْھَرٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے ۔

تنبیہ ۱: اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے ۔ مثلاً سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے ۔ اس میں ل حذف ہے ۔

---

۱ کمینہ ۲ جاہل ۳ امانت دار ۴ جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جاتا ہے ۵ قیدی ۶ دوست ۷ دوست ۔ پیارا ۸ نزدیک ۔ رشتہ دار ۹ تونگر ۔ بے پروا ۱۰ سرپرست ۔ دوست ۱۱ سوار (گھوڑے کا) ۱۲ شاخ ۱۳ عنصر ۱۴ زلزلہ ۔ بھونچال ۱۵ ستارہ ۱۶ قیمتی پتھر ۔

ی] فَعَالِیْلُ ، فَنَاجِیْنُ جمع فِنْجَانٌ کی ۔ صَنَادِیْقُ جمع صُنْدُوْقٌ کی ۔ اسی طرح قِنْدِیْلٌ ۔ خِنْزِیْرٌ ۔ بُسْتَانٌ ۔ سُلْطَانٌ کی

ک] فَعَالِلَۃٌ (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَۃٌ جمع اُسْتَاذٌ کی ۔ تَلَامِذَۃٌ جمع تِلْمِیْذٌ کی ۔ مَلَائِکَۃٌ جمع مَلَکٌ کی

ل] مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن ان لفظوں کے لیے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاکِبُ جمع مَرْکَبٌ کی مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی ۔ مَکَاتِبُ جمع مَکْتَبَۃٌ کی ۔

م] مَفَاعِیْلُ (یہ وزن ان کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ کی جمع ہوگی مَفَاتِیْحُ ۔ مَکْتُوْبٌ کی جمع ہے مَکَاتِیْبُ ۔

تنبیہ ۲ ۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں ۔ ان پر تنوین نہیں پڑھی جاتے گی ۔
فُعَلَاءُ ۔ اَفْعِلَاءُ ۔ فَعَالِلُ ۔ فَعَالِیْلُ ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیْلُ ۔

۲ ۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو ۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِیْنَ (حالتِ نصبی و

---

۱ پیالی (چائے کی) ۲ صندوق ۳ قندیل ۴ بدجانور ۵ اُستاد ۶ شاگرد ۷ فرشتہ ۸ سواری ۹ کتب خانہ ۱۰ کنجی ۱۱ خط ۔

جزئی) میں آتی ہے۔ اور اس کی جمع مکسر أَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔

أَخٌ[1] کی جمع إِخْوَانٌ یا إِخْوَةٌ ہے۔

أُخْتٌ[2] کی جمع أَخَوَاتٌ ہے۔

اِمْرَأَةٌ[3] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ہے۔

أُمٌّ کی جمع أُمَّهَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ، أَبْحَارٌ، أَبْحُرٌ اور بُحُورٌ ہے

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں، بَيْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُيُوتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے أَبْيَاتٌ۔

عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِيدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عَيْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع أَعْيُنٌ (آنکھیں) اور عُيُونٌ (چشمے یا آنکھیں)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

تنبیہ ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے

[1] بھائی [2] بہن [3] عورت۔

ہیں۔ ان سے ان کے جمع کی طرف اشارہ ہے۔

باسِرٌ	خوف یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ
بَعْضٌ (الف)	کوئی کوئی۔ کسی چیز کا حصہ[1]
ثَابِتٌ	ثابت شدہ مضبوط
جَارٌ (ج جِيرَان)	پڑوسی
حَدِيدٌ	لوہا
خَيْرٌ	بہت اچھا۔ بہتر
سَفِيرٌ (و)	ایلچی
سَيْفٌ (ب)	تلوار
اَلشَّای	چاء
شَرْطٌ (ب)	قرارداد
صَعْبٌ (ج)	سخت۔ دشوار
طَوِيلٌ (ج)	دراز
عَرَبِيٌّ یا عَرَبِيَّةٌ	عربی
فَارِغٌ	خالی
قَاطِعٌ	کاٹنے والا۔ تیز
اَلْمَدْرَسَةُ الْعَالِيَةُ	ہائی سکول۔ کالج
اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
مُطِيعٌ	فرمانبردار
مُطَهَّرٌ	پاک
مَوْعِظَةٌ (ل)	نصیحت
نَاظِرَةٌ	دیکھنے والی
نَاضِرَةٌ	تروتازہ
نَفِيسٌ (ج نَفَائِسُ)	پاکیزہ
نَافِعٌ	فائدہ مند
يَوْمٌ (الف۔ أَيَّامٌ)	دن
اَلْيَوْمَ	آج
يَوْمَئِذٍ	اس روز

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۸

تنبیہ ۔ دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لیے زیادہ تر واحد مونث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) اَقْلَامٌ طَوِیلَةٌ (۲) اَلْعُلُومُ النَّافِعَةُ (۳) اَلْاَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُونَ (۵) اَلْکُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) اَلشُّرُوطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۹) اَلْحُقُوقُ الثَّابِتَةُ (۱۰) هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِیعَةُ (۱۱) اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِیدِ (۱۲) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۳) هُنَّ اُمَّهَاتٌ (۱۴) اَلْاِخْوَانُ وَالْاَخَوَاتُ جَالِسُونَ (۱۵) اِنَّ الْبَنِینَ وَالْبَنَاتِ مُطِیعُونَ (۱۶) اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُونَ الْیَوْمَ (۱۷) مَا هُمْ بِغَائِبِینَ (۱۸) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِینَ الصَّادِقِینَ (۱۹) اَلْجَوَاهِرُ النَّفِیسَةُ لَامِعَةٌ (۲۰) اِنَّ الْکِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰی بَابِ الدَّارِ (۲۱) اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۲) هُمْ عَبِیدُ الْاِنْسَانِ وَنَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۳) فِی الْمَدَارِسِ الْعَالِیَةِ مُعَلِّمُونَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْکِبَارِ (۲۴) اَلصَّنَادِیقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِینِ الشَّایِ (۲۵) حُقُوقُ الْجِیرَانِ کَحُقُوقِ الْاَقْرِبَاءِ (۲۶) فِی الْبَسَاتِینِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ (۲۷) اِنَّ الْمُتَّقِینَ فِی جَنَّاتٍ وَّعُیُونٍ (۲۸) وُجُوهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

وَوُجُوهٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (۲۹) اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِینَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ۔

جواب جمع میں دو

عِنْدَكَ تیرے پاس	عِنْدِی میرے پاس
(۱) هَلْ عِنْدَكَ کِتَابٌ نَافِعٌ؟	نَعَمْ عِنْدِی کُتُبٌ نَافِعَةٌ
(۲) هَلْ عِنْدَكَ سَیْفٌ قَاطِعٌ؟	
(۳) هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِیلٌ؟	
(۴) هَلِ الْاَمِیرُ صَالِحٌ؟	
(۵) هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِیفٌ؟	
(۶) هَلِ الصُّنْدُوقُ فَارِغٌ؟	
(۷) هَلِ التِّلْمِیذُ حَاضِرٌ الْیَوْمَ؟	
(۸) هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ؟	
(۹) هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ؟	
(۱۰) هَلْ هُوَ غَنِیٌّ؟	
(۱۱) هَلْ هِیَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ؟	
(۱۲) اَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِیسٌ؟	
(۱۳) اَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوقِ؟	

(۱۴) هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ أُسْتَاذٌ؟

(۱۵) هَلْ فِي بَمْبَائِي مَكْتَبَةٌ كَبِيرَةٌ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد [جمع] (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوشدل ہیں (۱۲) بعض بادشاہ عادل ہیں۔ (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد [جمع] اور استاد [جمع] مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اچھے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ۴

(۱) حرفِ اصلی کسے کہتے ہیں؟

(۲) اسم میں حروفِ اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں۔

(۳) الفاظ میں حرفِ اصلی کے علاوہ جو حرف ہوں اسے کیا کہیں گے؟

(۴) حروفِ اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے۔

(۵) جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اسے کیا کہو گے؟

(۶) رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيرٌ، كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

(۱۱) بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، أَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجَانٌ اور اَسِيرٌ کی جمع بناؤ۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش وغیرہ) کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اِعْراب کہلاتے ہیں۔

اِعْرَاب کی دو قسم ہے۔ ایکؔ اِعْرَاب بِالْحَرَکَۃ جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اِعْرَاب بِالْحُرُوف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲۔ کوئی اسم :-

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اسے حالتِ رفعی میں سمجھو۔ مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ٦ میں گزر چکی ہیں۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلاتے تو اسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو تو اسے حالت جرّی میں سمجھو۔ مثالیں آگے آتی ہیں۔

مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب

۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ُ) حالت نصبی میں نصب (َ) اور حالت جرّی میں جرّ (ِ) پڑھو مثلاً :-

اَرْسَلَ (بھیجا) زَیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔

اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسّر ہیں۔
جَاءَ زَیْدٌ[1] رَاکِبًا عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے

تنبیہ :- صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی ؛ اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی ان کے موصوف رَجُلٌ۔ مَکْتُوْبًا اور مَلِکٍ کی ہے۔

۴۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَانِ[2] اور حالت نصبی وجرّی میں ـَیْنِ لگاؤ؛ کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْأَتَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے) اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے۔ کِلَا

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ [2] اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو درس ۵ تنبیہ

(دونوں) اور کِلْتَا (دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجرّی میں کِلَيْ اور کِلْتَيْ پڑھے جاتیں گے: جَاءَ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا[1]، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا[2]، أَرْسَلْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا یاد رکھو کِلَا اور کِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُونَ اور حالت نصبی وجرّی میں ـِيْنَ پڑھنا چاہیئے۔ أَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِيْنَ إِلَى الظَّالِمِيْنَ۔

عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، أَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجرّی میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہیں گے* أُولُوْ (والے۔ حالت رفعی میں) اور أُولِي (حالت نصبی وجرّی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں)، رَأَيْتُ أُولِي الْأَلْبَابِ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف

---

[1] وہ دونوں مرد آئے [2] میں نے ان مردوں کو دیکھا۔ * ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا، عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا مَرْءَةً۔

ہے، اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون نونِ اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۴)۔

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اس کو حالت رفعی میں رفع[1] اور* حالت نصبی وجرّی میں جرّ ـِ پڑھا جائے گا (دیکھو سبق ۵-۲): طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ إِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے۔ (دیکھو سبق ۲-۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَب[1] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی۔ مَكَّةُ، مِصْرُ، أَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْرَاءُ (سرخ [مؤنث]) مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ اِن پر حالت رفعی میں ضمہ ـُ اور حالت نصبی** وجرّی میں فتحہ ـَ پڑھتے ہیں: رَأَى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِي مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماءِ غیر منصرفہ جب مُعَرَّفْ بِاللَّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں انہیں کسرہ ـِ دیا جائے گا: فِي الْمَسَاجِدِ۔ فِي

---

[1] دیکھو ص ۶۷ فقرہ ۱۰ * یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مؤنث سالم کو جرّ (زیر) ہی پڑھیں گے ** یعنی حالت جرّی میں بھی بجائے زیر کے زبر پڑھتے

عَلَى

على عا!

مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

تنبیہ ۳۔ جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنْصَرِف کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ وغیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوْسٰی، عِیْسٰی جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے۔ جَاءَ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی، ھُوَ غُلَامُ مُوْسٰی۔ ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

۹۔ اَلْقَاضِیْ۔ اَلْعَالِیْ۔ اَلْجَارِیْ۔ اَلْمَاضِیْ جیسے الفاظ[1] (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعي وجرّي میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبي میں ان کو حسب دستور نصب دیا جائیگا۔

جَاءَ الْقَاضِیْ (قاضی آیا)	حالت رفعي
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِیْ (قاضی کا غلام آیا)	حالت جرّي
رَأَیْتُ الْقَاضِیَ (میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعي وجرّي میں قَاضٍ عَالٍ اور حالت نصبي میں قاضیًا۔ عالیًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ۔ عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعي میں)

[1] ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں۔

قَاضِیْنَ۔ عَالِیْنَ وغیرہ (حالت نصبي وجرّي میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔ یعنی قاضِیَان۔ عَالِیَانِ (حالت رفعي میں) یا قَاضِیَیْنِ، عَالِیَیْنِ (حالت نصبي وجرّي میں)۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں۔ اسموں میں مبنی بہت کم ہیں۔ ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مَبْنِیْ ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنّیات کے اقسام سبق ۵ میں دیکھو۔

تنبیہ ۴۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں۔ باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَیِّدٌ	سردار، آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَیِّدَۃٌ	ملکہ۔ شریف عورت۔ بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَۃٌ	دوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سبک رفتار
حَدِیْقَۃُ الْحَیَوَانَاتِ	چڑیا گھر	کُمَّثْرٰی	امرود

دِیْوَانٌ (ج۔ دَوَاوِیْنُ)	کچہری	مُزَیَّنٌ	آراستہ
دُکَّانٌ (ج)	دُکان	مُصَلًّی	نماز کی جگہ۔ عید گاہ
رَاکِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ج نُوْقٌ) اور نَاقَاتٌ	اونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار		
سَیَّارَةٌ[1] (ج سَیَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

مشق نمبر ۹ (الف)*

(۱) اَلتِّلْمِیْذُ حَاضِرٌ (۲) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (۳) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (۴) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (۵) خَرَجَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (۶) رَأَى حَامِدٌ اَسَدًا فِیْ حَدِیْقَةِ الْحَیَوَانَاتِ (۷) اَكَلَ [كھایا] یَحْیٰی كُمَّثْرٰی وَخَالِدٌ رُمَّانًا (۸) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكَیْنِ (۹) ذَهَبَ[2] النِّسَاءُ اِلٰی دِهْلِیْ رَاكِبَاتٍ فِی السَّیَّارَةِ (۱۰) رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِیْنَ اِلَى الْمُصَلّٰی لِلصَّلٰوةِ الْعِیْدِ (۱۱) یَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (۱۲) فِی

۱ اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔ ۲ فاعل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لاسکتے ہیں۔

* اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اسکے اعراب کو سمجھ لیا کرو۔

الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (۱۳) فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ النِّسَاءِ فِی الْجَنَّةِ (۱۴) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۵) رَأَیْتُ قَاضِیَیْنِ عَادِلَیْنِ جَالِسَیْنِ فِی الدِّیْوَانِ (۱۶) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟ (۱۷) لَا۔ بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (۱۸) فِی الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِیَه (۱۹) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَیْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَیْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِیَةِ (۲۰) رَأَیْتُ خَلِیْلًا وَسَعِیْدًا كِلَیْهِمَا لَاعِبَیْنِ فِی الْمَیْدَانِ (۲۱) اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[1] لِاُولِی الْاَبْصَارِ۔

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کئے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ۱۲ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار، مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) اَلْاَسَاتِذَةُ ______ وَالتَّلَامِذَةُ ______

(۲) ______ جَالِسَةٌ عَلٰی ______

(۳) جَاءَ ______ رَاكِبًا عَلٰی ______

۱ مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذلک خبر مقدم ہے۔ جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

(۴) رَأیٰ ــــ ــــ حَارِسًا جَالِسًا ــــ اَلْبَابِ

(۵) ــــ اَنْهَارًا ــــ فِی الْهِنْدِ

(۶) فِی الْهِنْدِ ــــ جَارِیَةٌ

(۷) هَلْ ذَهَبَ ــــ اِلَی ــــ؟

(۸) ــــ اَسَدًا وَفِیْلًا فِیْ ــــ

(۹) ــــ عَلِیٌّ ــــ عَلَی ــــ

(۱۰) ــــ وَ ــــ رَاکِبَیْنِ ــــ ــــ

(۱۱) یَذْهَبُ ــــ اِلَی ــــ اَلظُّهْرِ

(۱۲) ــــ عُثْمَانَ ــــ مَکَّةَ ــــ اَمَامَ الْکَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دو گزرے ہوئے مہینے (۳) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴) مکّے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکّے میں آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (۹) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں۔ (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے۔

---

[1] جِدًّا

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ عَشَرَ

اَلْاِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

هُمَا بَیْتَا رَجُلٍ (وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعی دراصل بَیْتَانِ
رَأَیْتُ بَیْتَیْ رَجُلٍ (میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبی 〃 بَیْتَیْنِ
اَبْوَابُ بَیْتَیْ رَجُلٍ (مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّی 〃 〃
هُمْ مُعَلِّمُو الْوَلَدِ (وہ لڑکے کے معلمین ہیں)	حالت رفعی 〃 مُعَلِّمُوْنَ
رَأَیْتُ مُعَلِّمِی الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبی 〃 مُعَلِّمِیْنَ
بَیْتُ مُعَلِّمِی الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جرّی 〃 〃

۲۔ اَبٌ[1] (باپ) اَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ

---

[1] اَبٌ کا تثنیہ اَبَوَانِ یا اَبَوَیْنِ اور جمع اٰبَاءٌ [2] تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَیْنِ اور جمع اِخْوَانٌ۔ [3] تثنیہ فَمَانِ یا فَمَیْنِ اور جمع اَفْوَاهٌ۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جرّي
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

تنبیہ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے ضمیر کی طرف نہیں ہوتا، ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ۔ ذِيْ مَالٍ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن۔ مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، ذَوَامَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْمَالٍ۔ ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲۔ اَبٌ۔ اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِيْ (میرا باپ) اَخِيْ (میرا بھائی)، فَمِيْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو ان میں سے پہلے کو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ

...تی ہو: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُيُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جاتے تو یہ صورتیں ہوں گی[1]۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	كِتَابُهٗ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہُ پڑھیں: عَصَايَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔ دیکھو ان کی گردانیں۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر۔

اسی طور بِ کے ساتھ مِلاکر، بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ ـ بِيْ، بِنَا تک پڑھ
〃 مِن 〃 〃 مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ ـ مِنِّيْ، مِنَّا 〃
〃 عَلٰی 〃 〃 عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ ـ عَلَيَّ، عَلَيْنَا 〃
〃 اِلٰی 〃 〃 اِلَيْهِ (اس کی طرف) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ ـ اِلَيَّ، اِلَيْنَا 〃

تنبیہ ۱۔ لِ (جو حرفِ جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہیے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِيْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہیے۔

هُمْ اور كُمْ کے جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمہ ـُ دے کر لام تعریف سے ملاکر پڑھو۔ لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ۔

۵۔ مرکب اضافی پر حرفِ نِدا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ ـَ پڑھتے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) [1] یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں [2] اس ایک مرد کی کتاب [3] اس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

ہیں، يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

تنبیہ ۲۔ حروفِ نِدا کئی ہیں۔ جن میں سے يَا زیادہ مستعمل ہے۔

جس اسم پر حرفِ نِدا داخل ہو اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں۔

مُنادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمہ پڑھنا چاہیے، يَا زَيْدُ (اے زید) يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

منادیٰ معرف باللام ہو تو يَا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکر کے لیے) اور اَيَّتُهَا (مونث کے لیے) لگانا چاہیے، يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی يَا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں، اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے۔	اَمَامٌ	آگے
		اِنَّا (= اِنَّنَا)	بیشک ہم
بَنُوهَاشِم	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے۔	سِنٌّ (الف)	دانت
		صِهْرٌ	سُسرا
خَتَنٌ	داماد	قَبِيلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان

خَلْفٌ	پیچھے	عِنْدَ	{یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے} پاس
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)		
دِیْنَارٌ ج دَنَانِیْرُ	اشرفی	لِسَانٌ	زبان۔ بولی
ذَهَبٌ	سونا	مَحْیَا	زندگی۔ جینا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	مَمَاتٌ	موت۔ مرنا
رَشِیْدٌ	ٹھیک سمجھ والا	نُسُكٌ	عبادت۔ قربانی
سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت	وَسِخٌ	میلا

مشق نمبر ۱[1]

(۱) یَاوَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ؟	لَا! بَلِ اسْمِيْ عَبْدُ اللهِ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ
(۲) يَاعبدالله! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ ؟	نَعَمْ يَاسَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ
(۳) أَهٰذَا كِتَابُكَ يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ؟	نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ أَيُّهَا الْأُسْتَاذُ
(۴) هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ ؟	لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتَهُمْ بَلْ بَيْتُنَا
(۵) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابَ أَخِيْكَ ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِيْ
(۶) هَلْ لَكَ أَخٌ يَاخَلِيْلُ ؟	نَعَمْ يَاأُسْتَاذِيْ! لِيْ أَخَوَانِ
(۷) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابَ أَخِيْكَ ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِيْ

[1] ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ رکھو۔

(۸) هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيْرَةُ ؟	نَعَمْ هِيَ أُخْتِيَ الصَّغِيْرَةُ
(۹) أَهٰذَا أَخُوْ مُحَمَّدٍ ؟	لَا! هُوَ أَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(۱۰) أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! أَخُوْ مُحَمَّدٍ لِيْ رَفِيْقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۱۱) هَلْ هٰذَا كِتَابُ أَخِيْ مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِيْهِ
(۱۲) هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ ؟	نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ
(۱۳) هَلْ يَدَاكَ نَظِيْفَتَانِ ؟	نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيْفَتَانِ
(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ	نَعَمْ! وَعِنْدَ أُمِّيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(۱۵) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيْكُمْ نَفِيْسَةٌ ؟	نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ
(۱۶) هَلْ عَلَيْكَ لَهٗ دَرَاهِمُ ؟	نَعَمْ! عَلَيَّ لَهٗ دَرَاهِمُ وَلِيْ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ
(۱۷) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهٗ إِلَى شِمْلَةَ ؟	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلٰى حَيْدَرْ آبَادْ

(۱۸) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحديث] (۱۹) فِيْ فِيْنَا! إِيْ فِيْ فَمِنَا لِسَانٌ وَأَسْنَانٌ (۲۰) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۱) ابْنُ أَبِيْ بَكْرِ نِ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللهِ (۲۲) أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا

رَسُوْلِ اللهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (۲۳) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَابْنَاهُ
صَالِحُوْنَ (۲۴) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ
(۲۵) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (۲٦) اَلَيْسَ مِنْكُمْ بِرَجُلٍ رَشِيْدٍ؟
(۲۷) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (۲۸) اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ

(۱) هماغلامان صالحان (۲) هما غلاما زيد (۳) هم معلمون (۴) هم معلموالمدرسة (۵) يدا بنتالحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (٦) ان النساء الصالحات معلمات في مدرسة البنات (۷) هذا فرس غلام ابن الوزير (۸) ولد المرءة العاقلة قائم (۹) ابن المرءة العاقل جالس امام المعلم (۱۰) بنتا الرجل الصالحة جميلة (۱۱) ارأيت الاسد الكبير فى حديقة الحيوانات؟ (۱۲) هل هو قاض عادل؟ (۱۳) ارأيت القاضى العادل؟ (۱۴) هل ذهب القاضى العادل راكبا على الناقة (۱۵) ضرب ابوخالد اباحامد (۱٦) عثمان رءى زينب عند فاطمة (۱۷) ياعبد[1] الكريم هل رءيت معلمى مدرستنا؟

---

[1] لازمی نہیں ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۳۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عمومًا جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ٦ تنبیہ ۲) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(۱) تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
(۲) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
(۳) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے
(۴) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
(۵) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے
(٦) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَلْ) اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
(۷) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے
(۸) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
(۹) کیا تمہارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔	جی ہاں! ہمارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے۔

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِيُ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائینگے۔

(۹) اَلْقَاضِيُ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھینگے؟

(۱۰) اَلْعَالِيُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیّر ہوگا؟

(۱۳) اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھو گے۔

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہیگی یا فاصلے سے؟

(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اسکے تثنیہ وجمع ومؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اسکی کیا صورت ہوگی؟

(۱۷) مضاف پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟

(۱۹) عَلیٰ کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِی عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْإِشَارَة

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسمِ اشارہ (اَسْمَاءُ الْإِشَارَة) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَیْنِ (حالت نصبی وجرّی) یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت ،،
مؤنّث	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَیْنِ (حالت نصبی وجرّی) یہ دو عورتیں	،، یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لیے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں:۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذَاكَ یا ذٰلِكَ وہ ایک مرد	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَیْنِكَ (حالت نصبی وجرّی) وہ دو مرد	اُولَاءِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے [illegible]

	واحد	تثنیه	جمع
مؤنث	تَاكَ یا تِیكَ یا تِلْكَ	تَانِكَ (حالت رفعی) تَیْنِكَ (حالت نصبی وجرّی)	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے

تنبیه ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور
كَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیه ۲۔ كَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰكَذَا (ایسا ہی)
بہت مستعمل ہیں۔

تنبیه ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) اس کو
کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے
ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں
ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے
معنی ایک ہی ہیں: ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے)
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیه ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیه کے سوا سب مبنی ہے۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیه کہتے ہیں۔ اسم
اشارہ اور مشارٌ الیه مل کر جملے کا ایک جزو یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول
ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

قَاضِیْنَ۔ عَالِیْنَ وغیرہ (حالت نصبی وجرّی ہیں)۔

ان کا تثنیه عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔ یعنی قَاضِیَانِ۔ عَالِیَانِ
(حالت رفعی ہیں) یا قَاضِیَیْنِ، عَالِیَیْنِ (حالت نصبی وجرّی
ہیں)۔

۱۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف
سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے انہیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں۔
اسموں میں مبنی بہت کم ہیں۔ ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم
استفہام وغیرہ مَبْنِیٌّ ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنیات کے اقسام سبق
۵ میں دیکھو۔

تنبیه ۴۔ ضمائر مرفوعه منفصله سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں۔
باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۴۱ میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

وّابٌ	دربان	سَیِّدٌ	سردار، آقا
مرٌ (الف)	پھل	سَیِّدَةٌ	ملکه، شریف عورت، بی بی
بَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دوری۔ فاصله
مَلٌ (ج)	اونٹ	فَارَةٌ	سبک رفتار
دِیقَةُ الْحَیَوَانَاتِ	چڑیا گھر	کُمَّثْرٰی	امرود

دِيْوَانٌ (ج ـ دَوَاوِيْنُ)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ
دُكَّانٌ (ج)	دکان	مُصَلًّى	نماز کی جگہ۔ عیدگاہ
رَاكِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ج نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ)	اونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار		
سَيَّارَةٌ (ج سَيَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

مشق نمبر ۹ (الف*)

(۱) اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ (۲) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (۳) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (۴) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (۵) حَ... مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (۶) رَأَى حَامِ... اَسَدًا فِي حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ (۷) اَكَلَ [کھایا] يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَ... خَالِدٌ رُمَّانًا (۸) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكَيْنِ (۹) ذَهَبَ[2] النِّسَاءُ اِلٰى دِهْلِيْ رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ (۱۰) رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِلصَّلٰوةِ الْعِيْدِ (۱۱) يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (۱۲) فِي

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔ [2] فاعل کی جمع مؤنث کے لیے فعل واحد مذکر لاسکتے ہیں۔

* اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اسکے اعراب کو خ... سمجھ لیا کرو۔

الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (۱۳) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ (۱۴) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۵) رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ (۱۶) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟ (۱۷) لَا۔ بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (۱۸) فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَهْ (۱۹) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ (۲۰) رَأَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِي الْمَيْدَانِ (۲۱) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[1] لِاُولِي الْاَبْصَارِ۔

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کئے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس[2] سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوتے مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) اَلْاَسَاتِذَةُ ______ وَالتَّلَامِذَةُ ______

(۲) ______ جَالِسَةٌ عَلٰى ______

(۳) جَاءَ ______ رَاكِبًا عَلٰى ______

[1] مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذٰلك خبر مقدم ہے جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

(۴) رَأَىٰ ـــــ حَارِسًا جَالِسًا ـــــ الْبَابِ

(۵) ـــــ أَنْهَارًا ـــــ فِي الْهِنْدِ

(۶) فِي الْهِنْدِ ـــــ جَارِيَةٌ

(۷) هَلْ ذَهَبَ ـــــ إِلَى ـــــ؟

(۸) ـــــ أَسَدًا وَفِيلًا فِي ـــــ

(۹) عَلِيٌّ ـــــ عَلِي ـــــ

(۱۰) ـــــ وَ ـــــ رَاكِبَيْنِ ـــــ

(۱۱) يَذْهَبُ ـــــ إِلَى ـــــ الظُّهْرِ

(۱۲) ـــــ عُثْمَانَ ـــــ مَكَّةَ ـــــ أَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دو گزرے ہوتے مہینے (۳) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴) مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پہ کھڑے ہیں (۹) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب[1] آراستہ ہیں۔

(۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے۔

[1] جِدًّا

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

اَلْإِضَافَةُ

(سبق نمبر ۹ سے پیوستہ)

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ (وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعی دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبی " بَيْتَيْنِ
أَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ (مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّی " "
هُمْ مُعَلِّمُو الْوَلَدِ (وہ لڑکے کے معلمین ہیں)	حالت رفعی " مُعَلِّمُوْنَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبی " مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جرّی " "

۲۔ أَبٌ[1] (باپ) أَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
أَبُوْ	أَبَا	أَبِيْ

[1] أَبٌ کا تثنیہ أَبَوَانِ یا أَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ [2] تثنیہ أَخَوَانِ یا أَخَوَيْنِ اور إِخْوَانٌ۔ [3] تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع أَفْوَاهٌ۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جرّي
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

تنبیہ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا، ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ۔ ذِيْ مَالٍ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن۔ مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا، ذَوَامَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْمَالٍ۔ ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲۔ اَبٌ۔ اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں، اَبِيْ (میرا باپ) اَخِيْ (میرا بھائی)، فَمِيْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو ان میں سے پہلے کو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو، بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُيُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جاتے تو یہ صورتیں ہونگی۱۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	كِتَابُهٗ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہٗ پڑھیں؛ عَصَايَ (میری لاٹھی) عَصَاهُ (اس کی لاٹھی)، يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔ دیکھو ان کی گردانیں۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهٗ	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

۱ حاشیے اگلے صفحہ پر۔

اسی طور بِ کے ساتھ ملا کر: بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ ۔ بِیْ، بِنَا تک پڑھو

" مِن " " مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ ۔ مِنِّیْ، مِنَّا "

" عَلٰی " " عَلَیْهِ (اس پر) عَلَیْهِمَا، عَلَیْهِمْ ۔ عَلَیَّ، عَلَیْنَا "

" اِلٰی " " اِلَیْهِ (اس کی طرف) اِلَیْهِمَا، اِلَیْهِمْ ۔ اِلَیَّ، اِلَیْنَا ۔

تنبیہ ۱۔ لِ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِیْ کو لِیَ بھی پڑھا جاتا ہے، لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ [= دِیْنِیْ] تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّیْ پڑھنا چاہیے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَیَّ (میری طرف) اور عَلَیَّ (مجھ پر) اور فِیْ کے ساتھ فِیَّ پڑھنا چاہیے۔

هُمْ اور كُمْ کے جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمہ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو۔ لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ۔

۵۔ مرکب اضافی پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ پڑھتے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ۱ یہ ضمیریں مجرور متصل یا اسم کہلاتی ہیں ۲ اس ایک مرد کی کتاب
۳ اس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

ہیں، یَا سَیِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

تنبیہ ۲۔ حروفِ ندا کئی ہیں۔ جن میں سے یَا زیادہ مستعمل ہے۔

جس اسم پر حرفِ ندا داخل ہو اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں۔

مُنادیٰ مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمہ پڑھنا چاہیے، یَا زَیْدُ (اے زید) یَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

منادیٰ معرف باللام ہو تو یا کے ساتھ اَیُّهَا (مذکر کے لیے) اور اَیَّتُهَا (مونث کے لیے) لگانا چاہیے، یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) یَا اَیَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی یَا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں، اَیُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے۔	اَمَامَ	آگے
		اِنَّا (= اِنَّنَا)	بیشک ہم
بَنُوْهَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے۔	سِنٌّ (الف)	دانت
		صِهْرٌ	سسرا
خَتَنٌ	داماد	قَبِیْلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان

خَلْفٌ	پیچھے	عِنْدَ {یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے}	پاس
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	لِسَانٌ	زبان ۔ بولی
دِيْنَارٌ (ج۔ دَنَانِيْرُ)	اشرفی	مَحْيَا	زندگی ۔ جینا
ذَهَبٌ	سونا	مَمَاتٌ	موت ۔ مرنا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	نُسُكٌ	عبادت ۔ قربانی
رَشِيْدٌ	ٹھیک سمجھ والا	وَسَخٌ	میلا
سَاعَةٌ	گھنٹہ ۔ گھڑی ۔ قیامت		

مشق نمبر ۱[1]

(۱) یَاوَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ ؟ — لَا! بَلْ اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ

(۲) یاعبد الله! هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ ؟ — نَعَمْ يَا سَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ

(۳) اَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ — نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ اَيُّهَا الْاُسْتَاذُ

(۴) هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ ؟ — لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتَهُمْ بَلْ بَيْتُنَا

(۵) اَلَيْسَ هٰذَا كِتَابَ اَخِيْكَ ؟ — بَلٰى! هُوَ كِتَابُ اَخِيْ

(٦) هَلْ لَكَ اَخٌ يَا خَلِيْلُ ؟ — نَعَمْ يَا اُسْتَاذِيْ! لِيْ اَخَوَانِ

(۷) اَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ اَخِيْكَ ؟ — بَلٰى! هُوَ كِتَابُ اَخِيْ

[1] ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ رکھو۔

(۸) هَلْ هِيَ اُخْتُكَ الصَّغِيْرَةُ ؟ — نَعَمْ هِيَ اُخْتِيَ الصَّغِيْرَةُ

(۹) اَهٰذَا اَخُوْ مُحَمَّدٍ ؟ — لَا! هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(۱۰) اَرَاَيْتَ اَخَا مُحَمَّدٍ ؟ — نَعَمْ! اَخُوْ مُحَمَّدٍ لِيْ رَفِيْقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ

(۱۱) هَلْ هٰذَا كِتَابُ اَخِيْ مُحَمَّدٍ؟ — نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ اَخِيْهِ

(۱۲) هَلْ رَاَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ ؟ — نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ

(۱۳) هَلْ يَدَاكَ نَظِيْفَتَانِ؟ — نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيْفَتَانِ

(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ — نَعَمْ! وَعِنْدَ اُمِّيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ

(۱۵) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيْكُمْ نَفِيْسَةٌ؟ — نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ

(۱٦) هَلْ عَلَيْكَ لَهٗ دَرَاهِمُ ؟ — نَعَمْ! عَلَيَّ لَهٗ دَرَاهِمُ وَلِيْ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ

(۱۷) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهٗ اِلٰى شِمْلَةَ ؟ — لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰى حَيْدَرُ اٰبَاد

(۱۸) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحديث] (۱۹) فِيْ فِيْنَا [اَيْ فِيْ فَمِنَا] لِسَانٌ وَاَسْنَانٌ (۲۰) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۱) اِبْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللّٰهِ (۲۲) اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا

رَسُوْلُ اللهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (٢٣) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَابْنَاهُ
صَالِحُوْنَ (٢٤) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ
(٢٥) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (٢٦) اَلَيْسَ مِنْكُمْ بِرَجُلٍ رَشِيْدٍ؟
(٢٧) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (٢٨) اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ بتاؤ

(١) هما غلامان صالحان (٢) هما غلاما زيد (٣) هم معلمون (٤) هم معلمو المدرسة (٥) يدا بنت الحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (٦) ان النساء الصالحات معلمات في مدرسة البنات (٧) هذا فرس غلام ابن الوزير (٨) ولد المرءة العاقلة قائم (٩) ابن المرءة العاقل جالس امام المعلم (١٠) بنت الرجل الصالحة جميلة (١١) ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات؟ (١٢) هل هو قاض عادل؟ (١٣) ارأيت القاضي العادل؟ (١٤) هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة (١٥) ضرب ابو خالد اباحامد (١٦) عثمان رأى زينب عند فاطمة (١٧) ياعبد الكريم هل رأيت معلمي مدرستنا؟

ل لازمی نہیں ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ٣۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ٦ تنبیہ ٢) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(١) تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔
(٢) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔
(٣) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
(٤) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
(٥) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
(٦) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بل) اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
(٧) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔
(٨) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
(٩) کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے ؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں ؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہئے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب ؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِي جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائینگے۔

(۹) اَلْقَاضِي سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھینگے ؟

(۱۰) اَلْعَالِي کا تثنیہ اور جمع بناؤ

(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا ؟

(۱۳) اَبٌ ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھینگے

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہیگی یا فاصلے سے ؟

(۱۵) ذُو کا اعراب کیا ہوگا اور اسکے تثنیہ وجمع ومؤنث کا اعراب کیا ہوگا ؟

(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اسکی کیا صورت ہوگی ؟

(۱۷) مضاف پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا ؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں ؟

(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کرو

اَلدَّرْسُ الثَّانِي عَشَر

اَسْمَاءُ الْاِشَارَة

۱ ۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسمِ اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَة) ہیں ۔ اور وہ دو قسم کے ہیں ۔

(۱) قریب کے لیے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ا[illegible] کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں :۔

	واحد	تثنیہ		جمع
مذکّر	هٰذَا یہ ایک مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَيْنِ (حالت نصبی و جرّی)	یہ دو مرد	هٰؤُلَاءِ یہ بہت [illegible]
مؤنث	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَيْنِ (حالت نصبی و جرّی)	یہ دو عورتیں	״ یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لیے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں :۔

	واحد	تثنیہ		جمع	
مذکّر	ذَالِكَ یا ذٰلِكَ وہ ایک مرد	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَيْنِكَ (حالت نصبی و جرّی)	وہ دو مرد	أُولَاءِكَ جو اکثر أُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے	وہ بہت [illegible]

	واحد		تثنیه		جمع	
مؤنث	تَاكَ یا تِیْكَ یا تِلْكَ	[illegible]	تَانِكَ (حالت رفعی) تَیْنِكَ (حالت نصبی وجری)	[illegible]	اُولَاءِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے	[illegible]

تنبیه ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور لَکَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیه ۲۔ کَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰکَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیه ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) اسکو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے معنی ایک ہی ہیں، ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیه ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیه کے سوا سب مبنی ہے۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیه کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیه مل کر جملے کا ایک جزو یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

۳۔ مشارٌ الیه ہمیشہ معرّف باللّام یا مضاف ہوگا۔

۴۔ اگر مشار الیه معرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیئے جیسے هٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیه کے بعد لانا چاہیئے جیسے کِتَابُکُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)، اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے هٰذَا کِتَابُکُمْ تو اس کے معنی ہونگے "یہ تمہاری کتاب ہے" اس صورت میں "کِتَابُکُمْ" مشارٌ الیه نہیں بلکہ خبر ہے اسی لیے جملہ پورا ہو جاتا ہے۔ (جیسا کہ ابھی لکھا جا چکا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیه) کے جملے میں مبتدا واقع ہو تو کبھی

الف) اگر خبر معرّف باللّام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملہ اسمیه کے بیان میں تم نے پڑھا ہے): هٰذَا هُوَ الْکِتَابُ (یہ کتاب ہے) اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہیں)۔

ان مثالوں میں مشارٌ الیه مقدّر[1] ہے گویا در اصل یہ ہے هٰذَا الشَّیْءُ

[1] دل میں پوشیدہ

هُوَالْكِتَابُ ۔ اُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

ب) اگر خبر معرّف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں ۔ هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے) اس مثال میں بھی مشارٌ الیہ مقدّر ہے ۔

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں : هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے) البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں، هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَالِكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہ ہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ ۵۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ ۶۔ هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَالِكَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہے۔ ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

تِيْنٌ	انجیر	لَارَيْبَ	کچھ شک نہیں
حُمْرَةٌ	سرخی	عَمٌّ (الف)	چچا
خَالٌ (الف۔ اَخْوَالٌ)	ماموں	عَمَّةٌ	پھوپھی
خَالَةٌ	خالہ	اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
رَيْبٌ	شک	مَطْلُوْبٌ	مقصود
مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ	قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اس نے کہا
هُدًى	ہدایت	قَالَتْ (، مونث)	اس عورت نے کہا
وَجْهٌ (ب)	منہ	كَاَنَّ	گویا کہ۔ جیسا کہ

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ (۲) هٰذِهِ امْرَاَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهٗ (۶) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰) اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟ (۱۱) ذَاكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَتِلْكَ الْمَرْاَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهِ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴) اُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵) هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱۶) تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷) فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۹) اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰) قِيْلَ (کہا گیا) اَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟ (۲۱) قَالَتْ كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) هُوَ (۲۲) اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (۲۳) فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ

گا ـ گا
مستی ـ ۱

ما

مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ [دیکھو سبق ۱۰-۷] (۲۴) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست [جمع] دولتمند ہیں (۴) پادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونوں بھائی ہیں (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں (۱۰) یہ [ایک] اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں (۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اس کی ماں۔

سوالات نمبر ۶

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرّف باللام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیئے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آتے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

كِتَابُكُمْ هٰذَا اور هٰذَا كِتَابُكُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے۔

(۸) ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹) ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے لٔ میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱ - مَنْ (کون) مَا (کیا) مَاذَا (کیا) اَيْشَ[۱] (کیا)، اَيٌّ (کونسا) اَيَّةٌ (کونسی) كَمْ (کتنا - کتنی)، كَيْفَ (کیسا - کیسی)، اَيْنَ (کہاں)، مَتٰى (کب) لِمَا (کیوں) لِمَاذَا (کیوں) اَنّٰى (کہاں سے - کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَيٌّ اور اَيَّةٌ کے سوا سب مبنی ہیں (دیکھو سبق ۹ - ۱۰)۔

تنبیہ ۲۔ سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ هَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں۔ یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے اور اسماء استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲ - اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں، مَنْ اَبُوكَ

---

[۱] دراصل اَيَّ شَيْءٍ۔

(تیرا باپ کون ہے) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے، کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر لِ (حرفِ جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لاسکتے ہیں، لِمَنْ اَلْكِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)۔

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسماء استفہام کے شروع میں لگتے جاتے ہیں، لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِكَمْ (کتنے میں)، اِلٰى اَيْنَ (کہاں کو)، مِنْ اَيْنَ (کہاں سے)، اِلٰى مَتٰى (کب تک)، مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے)، مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے)، عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔ کس چیز کی نسبت)، فِيمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِيمَا سے فِيمَ ہوجاتا ہے۔

۵۔ اَيُّ اور اَيَّةُ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں، اَيُّ رَجُلٍ یا اَيُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد)، اَيَّةُ مَرْأَةٍ یا اَيَّةُ النِّسَاءِ (کونسی عورت) سمجھ لو اَيُّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرّف باللام جمع۔

۶۔ کَمْ کے بعد اسم منصوب اور واحد ہوتا ہے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟)، کَمْ سَنَةً عُمُرُكَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟)

۷۔ کَمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِيَّه کہتے ہیں۔ اس وقت اُس کے معنی ہونگے "کتنی ایک" یا "بہتیرے" "زیادہ" کَمْ خَبَرِيَّه کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے "کبھی" واحد "کبھی جمع جیسے کَمْ عَبْدٍ یا عبيدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہتیرے غلام آزاد کردیئے)۔

کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریّہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال ہوتا ہے: کَمْ مِنْ رُبِّيَّةٍ عِنْدَكَ؟ کَمْ مِنْ دِينَارٍ یا دَنَانِيرَ[1] صَرَفْتُهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

اَمْرٌ	کام۔ حکم	عَصًا	لاٹھی
بَيْنَ	درمیان	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
حِبْرٌ	سیاہی	قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل۔ سیسہ کا قلم
خَمْسَةٌ	پانچ	قَهَّارٌ	زبردست
رُبِّيَّةٌ	روپیہ	وَاحِدٌ	ایک
سَمِينٌ (ج)	فربہ	يَمِينٌ	دایاں ہاتھ۔ داہنا
ضَرُورِيٌّ	ضروری	يَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَافِيَةٌ	آرام		

[1] غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جرّی میں فتحہ دیا گیا۔

مشق نمبر ۱۲ (الف)

(١) مَا هٰذَا ؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ
(٢) وَمَا ذَالِكَ ؟	ذَالِكَ قَلَمُ الْحِبْرِ
(٣) مَا هٰذِهٖ ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ
(٤) وَمَاذَا فِي الدَّوَاةِ ؟	فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ
(٥) مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ ؟	هٰذَانِ عَمِّيْ وَخَالِيْ
(٦) وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا ؟	تِلْكَ أُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ
(٧) أَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ ؟	ذَاكَ أَخِي الْكَبِيْرُ حَامِدٌ
(٨) مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ ؟	هٰؤُلَاءِ أَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(٩) مَنْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ
(١٠) أَيْنَ أَخُوْكَ الصَّغِيْرُ ؟	هُوَ ذَهَبَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
(١١) مَتٰى ذَهَبَ ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ
(١٢) لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟	هٰذَا هُوَ كِتَابِيْ
(١٣) مَنْ رَبُّكَ ؟	اَللّٰهُ رَبِّيْ
(١٤) مَنْ نَبِيُّكَ ؟	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَبِيِّيْ
(١٥) مَا دِيْنُكَ ؟	اَلْإِسْلَامُ دِيْنِيْ

مشق نمبر ۱۲ (ب)

(١) مَا اسْمُكَ يَا وَلَدُ ؟	اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ يَا سَيِّدِيْ
(٢) مَا اسْمُ أَبِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ؟	اِسْمُهٗ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
(٣) مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ
(٤) إِلٰى أَيْنَ ذَاهِبُوْنَ أَنْتُمْ ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ إِلَى الْهِنْدِ
(٥) كَيْفَ حَالُكُمْ ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ
(٦) كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدُ ؟	لِيْ خَمْسَةُ أَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ
(٧) كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟	يَا سَيِّدِيْ خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ الْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ
(٨) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْأَخَوَاتِ ؟	لِيْ أُخْتَانِ وَأَخٌ وَاحِدٌ
(٩) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِّيَةً
(١٠) لِمَ جَالِسٌ أَنْتَ هٰهُنَا ؟	أَنَا جَالِسٌ لِأَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ
(١١) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ؟	هِيَ عَصَايَ
(١٢) قَالَ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
(١٣) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(١٤) مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟	أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر ١٢ (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

(١) مَاهٰذَا ؟

(٢) ما هذهِ ؟

(٣) مَاذَالِكَ ؟

(٤) مَاتِلْكَ ؟

(٥) مَنْ هٰذَا ؟

(٦) مَنْ هٰذَانِ ؟

(٧) مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟

(٨) اَيْشَ اسْمُكَ ؟

(٩) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ ؟

(١٠) مَا اسْمُ اَخِيْكَ ؟

(١١) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟

(١٢) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ ؟

(١٣) كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَان ؟

(١٤) بِنْتُ مَنْ هٰذِهِ ؟

(١٥) اَيْنَ اَبُوْهَا ؟

(١٦) اَرَأَيْتَ اَبَاهَا ؟

(١٧) اَرَأَيْتَ بَيْتَ اَبِيْهَا ؟

(١٨) اَيَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ ؟

(١٩) كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ ؟

(٢٠) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلَى بَمْبَائِيْ ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(١) تم کون ہو؟	جناب (يَا سَيِّدِيْ) میں حامد ہوں۔
(٢) تمہارے باپ کا نام کیا ہے ؟	میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے ۔
(٣) عبدالرحمن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں ؟	اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔
(٤) تمہارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے ۔
(٥) اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں ۔
(٦) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں ؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں ۔
(٧) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں ؟	جناب ! آج تیس لڑکے حاضر ہیں
(٨) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے ؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں
(٩) یہ کتاب کتنے کی ہے ؟	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
(١٠) خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں ؟	جناب میرے دو بھائی ہیں۔
(١١) یہ چھوٹا کتا کس کا ہے ؟	یہ میرے ماموں کا کتا ہے ۔
(١٢) ابھی تم کہاں جارہے ہو؟	جناب ! ہم مدرسے جارہے ہیں
(١٣) تیرا بھائی کب گیا ؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا۔

ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں جملہ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملہ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہوچکا ہے ۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے ۔

جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریّہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیہ کہو جیسے

انشائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) حَامِدٌ جَالِسٌ
مبتدا خبر } جملہ اسمیہ خبریہ

(۲) عَلِیٌّ رَجُلٌ سَخِیٌّ
مبتدا موصوف صفت ملکر خبر } جملہ اسمیہ خبریہ

(۳) مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ
اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر) } جملہ اسمیہ استفہامیہ

(۴) هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالِدٍ؟
حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل) } جملہ فعلیہ استفہامیہ

سوالات نمبر

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے؟

(۲) استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیئے؟

(۲) اسماء استفہام میں کونسا لفظ معرب ہے؟

(۴) کَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۵) أَیٌّ اور أَیَّةٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

(۶) عَمَّ اور فِيْمَ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها؛ هل هو عمك؟

جَلَسَ يَجْلِسُ جَالِسٌ

وایة مروة قائمة عند باب دارك ولماذا؛ ومن عن يمينها؛ هل ولدها الكبير؟ كم لك من الناقات يا صالح وكم لك من البقرات كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة؟ هل ارسل محمود مكتوبا الى ابيه؟ نعم يا سيدى كم[1] مكتوب ارسل محمود الى ابيه لكن ما جواب من عنده۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل در حقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا ہوتا ہے، کَتَبَ (اس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا، یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے

بعض علمائے صَرف امرِ حاضر (اُكْتُبْ۔ لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہ

۲۔ حروفِ اصلیہ[2] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں، کَتَبَ (اس نے لکھا) بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں، تَرْجَمَ (اس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ۱۔ لفظ کے حروفِ اصلیہ کو مادة کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادے کے حروف

---

[1] کم خبریہ ہے

[2] حروفِ اصلیہ اور حروف زوائد کا بیان سبق ۸ میں گذر چکا ہے۔

رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اس نے لکھا" ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیئے ۱۔

تَعَلَّمُوا الْكِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو) اَلْكِتَابَةُ كَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اس نے سنا) كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہوگا۔

اَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوفُ

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کل صیغے حسب ذیل ہیں۔

	دائیں سے بائیں پڑھو	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا)	كَتَبَا (ان دو مردوں نے لکھا)	كَتَبُوا (ان بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا)	كَتَبَتَا (ان دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبْنَ (ان بہت عورتوں نے لکھا)

	دائیں سے بائیں پڑھو	واحد	تثنیہ	جمع
حاضر	مذکر	كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا)	كَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا)	كَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا)	كَتَبْتُمَا (تم دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبْتُنَّ (تم بہت عورتوں نے لکھا)
متکلم	مذکر	كَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا)	كَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا)	كَتَبْنَا× (ہم بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	×" (میں ایک عورت نے لکھا)	×" (ہم دو عورتوں نے لکھا)	×" (ہم بہت عورتوں نے لکھا)

تنبیہ ۲۔ کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ كَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اس کے دہرانے کا رواج پڑ گیا ہے جہاں ایسا نشان × ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳۔ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو ضمائر مرفوعہ متصلہ کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴۔ كَتَبَتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں۔ كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوبَ (اُستانی نے خط لکھا) اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت ان کا تلفظ نہ کریں۔ اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا

فِعَالَةٌ

اَلْمَكْتُوْبَ - اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوْبَ -

۵ - فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں -

شَرِبَ (اس نے پیا)، شَرِبَا ، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک -

کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) کَرُمَا ، کَرُمُوْا سے کَرُمْنَا تک -

۶ - فَعَلَ ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں - ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے - کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا) کَرُمَ سے کُرِمَ -

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے - اسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اسی کو رفع دیتے ہیں، شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا) اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے ؟

۷ - ماضی پر لفظ مَا[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے ، مَا كَتَبَ (اس نے نہیں لکھا) مَا شَرِبَ (اس نے نہیں پیا) -

۸ - اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں - لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت

---

[1] مانافیہ ہے -

نہیں ، قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)

۹ - چھٹے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہے - جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے - جَلَسَ زَيْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھو سبق ۱۰) اَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا ان کے باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں - جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ) فِي الْبَيْتِ (گھر میں) اَلْيَوْمَ (آج وغیرہ) کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کیا جاتا ہے - اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں - اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْيَوْمَ اور لَكُمْ متعلقات ہیں - پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم

۱۰ - جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا - (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع) البتہ فاعل مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ آئے گا اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ ، كَتَبَ وَلَدٌ ، كَتَبَ وَلَدَانِ ، كَتَبَ اَوْلَادٌ ، كَتَبَتِ ابْنَةٌ كَتَبَتِ ابْنَتَانِ اور كَتَبَتْ بَنَاتٌ - مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے - اس مسئلہ کی تفصیل سبق[1] ۱۸ میں لکھی جائے گی - —

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ - ذیل کے سلسلہ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ

---

[1] دوسرا حصہ

اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کرلیں خصوصًا مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

اَکَلَ (یَأْکُلُ)	کھانا	تَرَکَ (یَتْرُکُ)	چھوڑنا
بَعَثَ (یَبْعَثُ)	بھیجنا	خَرَجَ (یَخْرُجُ)	نکلنا
دَخَلَ (یَدْخُلُ)	داخل ہونا	فَتَحَ (یَفْتَحُ)	فتح کرنا۔ کھولنا
طَلَبَ (یَطْلُبُ)	مانگنا، بلانا	فَرِحَ (یَفْرَحُ)	خوش ہونا
طَلَعَ (یَطْلُعُ)	طلوع ہونا	فَهِمَ (یَفْهَمُ)	سمجھنا
غَرَبَ (یَغْرُبُ)	غروب ہونا	قَتَلَ (یَقْتُلُ)	قتل کرنا
غَلَبَ (یَغْلِبُ)	غالب ہونا	نَجَحَ (یَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام۔ خادم
اَلَّذِیْنَ	جو لوگ۔ وہ لوگ جو	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی۔ خوش ہونا
اَلْاٰنَ	ابھی	فِئَةٌ	گروہ۔ جماعت
اِلَی الْاٰنَ	اب تک	قَوْلٌ (الف)	بات
تَمْرِیْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	کَاَنَّمَا	گویا کہ
جَنَّةٌ	باغ	کَمَا	جیسا کہ

جَمِیْعٌ	سب کے سب	لِاَنَّ	اس لیے کہ
زَرْعٌ (ب)	کھیتی	اَلْمُسْتَشْفٰی	شفاخانہ، ہسپتال
سَارِقٌ	چور	مَرِیْضٌ (ج مَرْضٰی)	بیمار
شَهَادَةٌ	گواہی۔ سند	اِلَّا	مگر
طَعَامٌ	کھانا	فَ	تو۔ پھر۔ کیونکہ
اَلْعَامُ	سال۔ سال رواں	جُزْءٌ	ٹکڑا۔ پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِی الْمَعْرُوْفُ[1]	اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْلُ[2]
هُوَ (ا) رَشِیْدٌ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ قَرَءَ رَشِیْدُ نِ الْقُرْاٰنَ	هُوَ (ا) اَلْقُرْاٰنُ قُرِءَ قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (ا) رَجُلَانِ قَرَءَا کِتَابًا	هُمَا (ا) رَجُلَانِ طُلِبَا
هُمْ (ا) اَلرِّجَالُ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (ا) اَلرِّجَالُ طُلِبُوْا
هِیَ (ا) بِنْتٌ کَتَبَتْ مَکْتُوْبًا	هِیَ (ا) بِنْتٌ طُلِبَتْ
هُمَا (ا) بِنْتَانِ کَتَبَتَا مَکْتُوْبَیْنِ	هُمَا (ا) بِنْتَانِ طُلِبَتَا
هُنَّ (ا) اَلْبَنَاتُ کَتَبْنَ مَکَاتِیْبَ	هُنَّ (ا) اَلْبَنَاتُ طُلِبْنَ
اَنْتَ اَکَلْتَ تُفَّاحًا	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰی لاهور

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ [2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

انتما اكلتما رمانًا	اَنتُمَا بَعِثْتُمَا اِلیٰ کَرَاتشی (کراچی)
اَنتُمْ اَكَلْتُمْ بِطِّيخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلیٰ مَكَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى الْبَيْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى
اَنَا شَرِبْتُ مَاءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلیٰ دِهْلی
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلیٰ كلكتّه

مشق نمبر ۱۳ (ب)

(۱) يارشيد! هل قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ؟	نعم يا سيّدى قرأتُ جُزْءًا مِنْهُ
(۲) هَلْ كَتَبْتَ الْمَكْتُوبَ اِلیٰ ابيك؟	نَعَمْ كَتَبْتُ الْبَارِحَةَ
(۳) مَتٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَى الْاٰنَ
(۴) هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ
(۵) ماذا اَكَلْتِ الْيَوْمَ يا مَرْيَمُ؟	يَا سَيِّدِىْ اَكَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ
(۶) اِلیٰ اَيْنَ بُعِثَ ابوكَ؟	بُعِثَ اَبِيْ اِلیٰ اِلٰه آباد
(۷) مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟	هِىَ اُمِّيْ دَخَلَتِ الدَّارَ
(۸) وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا اَخَوَاىَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ
(۹) مَنْ ضَرَبَ اَخَوَيْكَ[1]؟	ضَرَبَتْهُمَا اُمِّىْ

[1] اَخٌ كا تثنيه اَخَوَانِ، اَخَوَيْنِ۔

(۱۰) هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا۔ مَا فُتِحَ اِلَى الْاٰنَ
(۱۱) لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَرَشِيْدٌ؟	لِاَنَّ هُمَا نَجَحَا فِى الْاِمْتِحَانِ
(۱۲) كَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِى الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِىِّ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَدًا فِىْ هٰذَا الْعَامِ
(۱۳) هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَا فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ
(۱۴) لِمَ مَا فَهِمْتُمْ كَلَامِىْ؟	لِاَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِىٌّ
(۱۵) لِمَ طُلِبْتَ فِى الدِّيْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ
(۱۶) لِمَ بُعِثْتَ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى يَا اُخْتِىْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِيْضِ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰى)

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) كَمْ [خبریہ] مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲) مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا (۳) كَمْ [خبریہ] تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُوْنٍ وَزُرُوْعٍ وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ [شاندار مقامات] (۴) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۵) فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ (۶) فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ (۷) كُتِبَ [فرض کیا گیا] عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۸) وَاِذَا[1] الْمَوْءٗدَةُ[2] سُئِلَتْ بِاَىِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

[1] جب ۔ [2] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی)

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۔ اردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

(١) حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
(٢) تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
(٣) تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
(٤) تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
(٥) آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا۔
(٦) مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں۔
(٧) وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔
(٨) تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے
(٩) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
(١٠) تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی
(١١) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)	جناب! شیر کو میں نے مارا
(١٢) تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

١۔ جس فعل میں زمانہ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

٢۔ ی، ت، ا، اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگا کر آخر میں رفع ـُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے یَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ۔ مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

دائیں سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	یَفْتَحْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولیگا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِیْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	〃 (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	〃	〃

٣۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے۔ یَفْعَلُ، یَفْعِلُ

اور يَفْعَلُ، فَتَحَ کا مضارع يَفْتَحُ، ضَرَبَ کا يَضْرِبُ اور كَرُمَ کا يَكْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۔ تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آتے ہیں انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنیٰ کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ ُ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ َ دو۔ يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)، يَفْتَحُ سے يُفْتَحُ، يَكْرُمُ سے يُكْرَمُ۔

۵۔ مضارع مُثْبَت کو مَنْفِی بنانے کے لیے اکثر لَا لگایا جاتا ہے کبھی مَا بھی لگا دیتے ہیں، لَا يَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)، مَا يَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

قریب

تنبیہ ۴۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگا دیں: سَيَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے)۔

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہے۔ عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالت نصبی میں ہوتا ہے اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھو درس ۱۱) صرف واحد متکلم میں ـِی کی جگہ نِیْ لگانا پڑتا ہے۔

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا) ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا تک يَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا) يَضْرِبُهُمَا سے يَضْرِبُنِيْ يَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہو۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا) ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

۸۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں۔

اِيَّاهُ (اسی ایک مرد کو)، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور حصر پیدا کرنے کے لیے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصًا جبکہ ان کو فعل پر مقدم کر دیں: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

خَلَقَ (يَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (يَعْمَلُ)	کرنا ۔ عمل کرنا
رَفَعَ (يَرْفَعُ)	اُٹھانا ۔ بلند کرنا	فَطَرَ (يَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَأَلَ (يَسْأَلُ)	پوچھنا ۔ سوال کرنا	فَعَلَ (يَفْعَلُ)	کرنا
ظَلَمَ (يَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَكَ (يَمْلِكُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (يَعْبُدُ)	پُوجنا ۔ بندگی کرنا	نَظَرَ (يَنْظُرُ)	دیکھنا

إِبِلٌ (اسم جنس)	اُونٹ	أَهَمُّ	بہت توجہ کے قابل ۔ بہت ضروری
إِنَّمَا	صرف ۔ اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِيْءٌ	بَری ۔ الگ	مَسَاءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	ضَرَرٌ	نقصان
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا ۔ قرآن کا پارہ	عَابِدٌ	پُوجنے والا
		قَهْوَةٌ	کافی
جَرِيْدَةٌ (ج جَرَائِدُ)	اخبار	مَعَاذَ اللهِ	خدا کی پناہ ۔ خدا بچائے
اَلْجَامِعُ (یا الْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	إِيْ وَاللهِ (اس کا مختصر إِيْوَ)	خدا کی قسم
رَادِيُوْ	ریڈیو		
أَمْسِ	کل (جو دن گزر گیا)	وَجَعٌ	درد
غَدًا	کل (جو دن آنیوالا ہے)	يَتِيْمٌ (ج يَتَامٰى)	جس بچے کا باپ گذر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱) هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ ؟	نَعَمْ أَفْهَمُهُ قَلِيْلًا
(۲) مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ ؟	تَكْتُبُهُ أُخْتِيْ مَرْيَمُ
(۳) مَاشَاءَ اللهُ ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَأَنْتَ لَا تَكْتُبُ	يَاسَيِّدِيْ ! أَنَا لَا أَكْتُبُ لِأَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجَعٌ
(۴) إِلٰى أَيْنَ تَذْهَبُ يَا أَحْمَدُ ؟	أَنَا أَذْهَبُ إِلَى السُّوْقِ
(۵) مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَأَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ
(۶) يَا أَوْلَادُ ! أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ ؟	يَا سَيِّدَنَا نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْأَدَبِ
(۷) هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ	نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَ
(۸) هَلْ بَعَثْتُمْ إِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ	لَا ! بَلْ نَبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ
(۹) مَنْ طَلَبَكُمْ إِلٰى بُمْبَاى (بمبئی)	طَلَبَنَا أَبُوْنَا إِلٰى بُمْبَاى
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ ؟	اللهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ
(۱۱) مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ ؟	إِنَّمَا أَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِيْ
(۱۲) هَلْ رَأَيْتُمُوْنَا أَمْسِ فِي الْجَامِعِ ؟	لَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَاكُمْ هُنَاكَ
(۱۳) هَلْ تَسْمَعُ أَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ ؟	إِيْ وَاللهِ أَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً

(۱۴) وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ ؟	كَيْفَ لَا أَقْرَءُهَا وَهِيَ مِنْ أَهَمِّ الْأُمُوْرِ
(۱۵) مَاذَا تَعْلَمُ فِي هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ ؟	مَمَاذَا اللّٰهُ مِنْ شَرِّهَا. فَإِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ أَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ

مشق نمبر ۱۴ (ب) مِنَ الْقُرْآن

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲) لِيْ
عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ وَأَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ
(۳) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
(۴) قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى
ظُلْمًا (ناجائز طور پر) إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (۶) وَمَا[1] لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ ؟ (۷) أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ؟ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ
رُفِعَتْ ؟ (۸) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَا أَنْتُمْ
عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ. وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ (- دِيْنِيْ) (۹) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں
(۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
(۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے
(۴) دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا؟
(۵) کیا تو آج تفریح کے لیے جائیگا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤنگا۔
(۶) محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائیگا۔
(۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے
(۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں
(۹) ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے
(۱۰) کیا تم ہر[1] روز قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے۔ مَالِیَ کے معنی ہوں گے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے [2] مَا موصولہ ہے یعنی "جو" "جس کو"۔

عربی میں ایک خط

أَنَا أَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا إِلٰى أَخِي الصَّغِيْرِ وَكَتَبْتُ فِيْهِ :-

أَيُّهَا الْأَخُ الْعَزِيْزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

أَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا[2] تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ قَرَأْتُ وَرْ
الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْأَدَبِ فِيْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْآنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا
لِسَانَ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا أَكْتُبُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا فِي الْعَرَبِيِّ. وَسَنَبْدَأُ[3] (إِنْ شَاءَ ا
تَعَالٰى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

[1] كُلَّ يَوْمٍ - ہر روز [2] جب [3] بَدْءٌ - شروع کرنا۔

یا اَخِیْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْکِتَابَ؛ فَاِنَّهٗ سَهْلٌ جِدًّا. لَیْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْکُتُبِ الرَّائِجَةِ[۱] فِی الْمَدَارِسِ الْعَرَبِیَّةِ الْقَدِیْمَةِ. نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا. وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْکِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِیَّ لَیْسَ بِصَعْبٍ کَمَا[۲] یَحْسَبُهُ الطَّالِبُوْنَ.

اَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی الْعَافِیَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ. اٰمِیْنَ. وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَیْرِكَ

عَبْدُ الرَّحْمٰن

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۲) فعل میں عموماً حروفِ اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) لفظ کا مادہ کسے کہتے ہیں؟

(۴) افعال مجرد میں کونسا صیغہ محض مادے کے حروف سے بنتا ہے؟

(۵) افعال اور اسماء مشتقہ اور مصادر میں حروفِ اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل

[۱] جو کتابیں رائج ہیں [۲] جیسا کہ خیال کرتے ہیں اسکو

کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

(۹) فاعل کی وحدت و جمع و تذکیر و تانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

(۱۱) ضَرَبَهٗ میں ہ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

(۱۲) اِیَّاكَ کیا لفظ ہے؟

(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جاتا اور منفی کس طرح؟

(۱۴) فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۵) علاماتِ مضارع کیا ہیں؟

(۱۶) تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۱۷) مضارع میں کون کونسا زمانہ پایا جاتا ہے؟

(۱۸) سَ یا سَوْفَ لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تم الجزء الاول من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب فالحمد لله ویلیه الجز

الحمد للہ، عربی کا معلم حصہ اوّل بعونہ تعالےٰ ختم ہوا۔ اب دوسرا حصہ سبق ۱۶ سے شروع ہوگا

علمِ قراءت
اور
قراءِ سبعہ

علمِ قراءت کی تاریخ و مبادی، نامور قُراءِ سبعہ اور
اُن کے چودہ جلیل القدر راویوں کے حالات و کمالات
اور اختلافِ قراءات کے اصول و قواعد

از
مولانا قاری ابو الحسن اعظمی صاحب فاضل دار العلوم دیوبند

ناشر
ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور

16820 +

5580

11480

5

1759

991640

-49

[illegible] 1349